اللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ ؕ

قادیان

ماہنامہ مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جنوری 2010ء

صلح 1389 ہش

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۹ء کے موقع پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان لوائے احمدیت لہراتے ہوئے

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۹ء کا ایک دلکش منظر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ قادیان کو لندن سے خطاب کرتے ہوئے

محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان اور محترم وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ربوہ
اور محترم ناظر صاحب امور عامہ مکرم پرتاپ سنگھ باجوہ ایم پی کے ساتھ

محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ قادیان جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۹ء کے افتتاحی اجلاس کی صدارت
کرتے ہوئے اور محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان خطاب کرتے ہوئے

محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان اور محترم ناظر صاحب اعلیٰ ربوہ
سنت بابا حسپال سنگھ صاحب کے ہمراہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر مقررین حضرات تقاریر کرتے ہوئے

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

"قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہوسکتی"
(حضرت مصلح موعودؓ)

جلد 29. صلح 1389 ہش / جنوری 2010ء شمارہ 1

نگران : محترم حافظ مخدوم شریف صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لونؔ

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد، لقمان قادر بھٹی

مینیجر : رفیق احمد بیگ

مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، نوید احمد فضل، کے.
طارق احمد، مرید احمد ڈار، سیّد احیاء الدین۔

انٹرنیٹ ایڈیشن : تسنیم احمد فرخ

کمپوزنگ : منصور احمد

دفتری امور : عبدالرب فاروقی۔ مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر

مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک 150 روپے　بیرون ملک: 40 امریکن $　یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 15 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن۔ انفاخ النبی ﷺ ۔۔۔۔ 2
☆ من کلام الامام المہدی علیہ السلام 3
☆ از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 4
☆ اداریہ 5
☆ جرمنی کی سیاحت 6
☆ کچھ یادیں کچھ باتیں ایک خادم خلق وجود کی 10
☆ یہودی مذہب 16
☆ آنحضرت ﷺ کا فرمان 19
☆ ہر دُعا ضرور قبول ہوتی ہے 20
☆ واقفین نو اور ہماری ذمہ داریاں 22
☆ ملکی رپورٹیں 25
☆ کوئز کمپیٹیشن برائے اطفال 27
☆ ضروری سرکلر 28
☆ وصایا 20070 تا 20092 30
☆ A HISTORICAL ADDRESS 40

کُلُّ عَامٍ وَاَنْتُمْ بِخَیْرٍ

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ۔ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ۔ وَالَّذِىْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۔لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ۔ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِىْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِىْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ۔ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۔وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۔اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ ۔

(سورۃ الزمر آیات 33تا38)

ترجمہ:: پس اس سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچائی کو جھٹلا دے جب وہ اس کے پاس آئے، کیا جہنم میں کافروں کے لئے ٹھکانہ نہیں ہے اور وہ شخص جو سچائی لے کر آئے اور وہ جو سچائی کی تصدیق کرے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو متقی ہیں۔ ان کے لئے ان کے ربّ کے حضور وہ کچھ ہوگا۔ جو وہ چاہیں گے۔ یہ ہوگی حسن عمل کرنے والوں کی جزا تا کہ جو بدترین اعمال انہوں نے کئے ان کے اثرات اللہ ان سے دور کردے اور جو بہترین اعمال وہ کیا کرتے تھے ان کے مطابق انہیں اُن کا اجر عطا کرے۔ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں اور وہ تجھے ڈراتے ہیں، ان سے جو اُس کے سوا ہیں اور جسے اللہ گمراہ قرار دے دے تو اس کے لئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے اللہ ہدایت دے دے تو اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا اللہ کامل غلبے والا اور انتقام لینے والا نہیں ہے۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَنا آمر کم بخَمْسٍ اللّٰهُ اَمَرَ نی بِهِنّ با لُجَماعَةِ و السَمع و الطاعة و الهجرة و الجهاد فی سبیل الله فاِ نّهُ مَنْ خرَ جَ مِن الجَماعَةِ قید شبرٍ فَقد خَلَعَ رِبْقَة الاسلام من عُنُقه الّا اَن یر جِعَ.

(مسند احمد صفحہ 130)

ترجمہ: میں تم کو اُن پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ ۱) جماعت کے ساتھ رہو۔ ۲) امام وقت کی باتیں سنو۔ ۳) اسکی اطاعت کرو۔ ۴) دین کی خاطر وطن چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دو۔ ۵) اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرو۔ پس جو شخص جماعت سے تھوڑا سا بھی الگ ہو اس نے گویا اسلام سے گلوخلاصی کرالی سوائے اس کے کہ دوبارہ نظام جماعت میں شامل ہو۔

کلام الامام المہدی علیہ السلام

وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے

’’مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کو اس لذت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے۔ پھر شہروں اور گاؤں میں تو اور بھی سستی اور غفلت ہوتی ہے۔ سو پچاسواں حصہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولا حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتا۔ پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیوں؟ ان کو اس لذت کی اطلاع نہیں اور نہ کبھی انہوں نے اس مزہ کو چکھا اور مذاہب میں ایسے احکام نہیں ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں اور مؤذن اذان دے دیتا ہے۔ پھر وہ سننا بھی نہیں چاہتے۔ گویا ان کے دل دُکھتے ہیں۔ یہ لوگ بہت ہی قابل رحم ہیں۔ بعض لوگ یہاں بھی ایسے ہیں کہ ان کی دکانیں دیکھو تو مسجدوں کے نیچے ہیں۔ مگر کبھی جا کر کھڑے بھی تو نہیں ہوتے۔ پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں۔ نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے۔ کھایا ہوا یاد رہتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سرور کے ساتھ دیکھتا ہے، تو وہ اسے خوب یاد رہتا ہے اور پھر اگر کسی بدشکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے، تو اس کی ساری حالت بہ اعتبار اس کے مجسم ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ ہاں۔ اگر کوئی تعلق نہ ہو تو، کچھ یاد نہیں رہتا۔ اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اٹھ کر سردی میں وضو کر کے خوابِ راحت چھوڑ کر کئی قسم کی آسائشوں کو کھو کر پڑھنی پڑتی ہے اصل بات یہ ہے کہ اسے بیزاری ہے، وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس لذت اور راحت سے جو نماز میں ہے اس کو اطلاع نہیں ہے پھر نماز میں لذت کیونکر حاصل ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشہ باز انسان کو جب سرور نہیں آتا، تو وہ پے در پے پیالے پیتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کو ایک قسم کا نشہ آجاتا ہے۔ دانشمند اور بزرگ انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وہ یہ کہ نماز پر دوام کرے اور پڑھتا جاوے۔ یہاں تک کہ اس کو سرور آجاوے اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذت ہوتی ہے، جس کا حاصل کرنا اس کا مقصود بالذات ہوتا ہے۔ اسی طرح سے ذہن میں اور ساری طاقتوں کا رجحان نماز میں اسی سرور کا حاصل کرنا ہو اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشہ باز کے اضطراب اور قلق و کرب کی مانند ہی ایک دعا پیدا ہو کہ وہ لذت حاصل ہو تو میں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً وہ لذت حاصل ہو جاوے گی۔ پھر نماز پڑھتے وقت ان مفاد کا حاصل کرنا بھی ملحوظ ہو جو اس سے ہوتے ہیں اور احسان پیش نظر رہے۔ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰت (ھود:115) نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ پس ان حسنات کو اور لذّات کو دل میں رکھ کر دعا کرے کہ وہ نماز جو کہ صدیقوں اور محسنوں کی ہے، وہ نصیب کرے۔ یہ جو فرمایا ہے اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰت (ھود: 115) یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہے یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں، مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا الصلوٰۃ کا لفظ نہیں رکھا۔ باوجودیکہ معنے وہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور کرتی ہے۔ نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے۔ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 103)

ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اللہ تعالیٰ کے خوف کا دل میں ہونے کا اظہار یہی ہے کہ جو سچائی کے پیغام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوا ہے اس کو قبول کرو

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جنوری 2008ء میں سورۃ الزمر کی آیات 32 اور 33 کے حوالہ سے فرماتے ہیں:

''دو قسم کے گروہوں کا یہاں ذکر ہے۔ ایک وہ جو اللہ تعالیٰ پر غلط افتراء کرے اللہ تعالیٰ اسے بھی پکڑتا ہے۔ دوسرا وہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے کو جھٹلائے اللہ تعالیٰ اسے بھی پکڑتا ہے اور دونوں ہی گروہ اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔ پس انبیاء کا انکار کرنے والے جب یہ کہتے ہیں کہ اس نے اپنی طرف سے باتیں بنالیں اور خدا تعالیٰ نے اس کو قطعاً نبوت کا درجہ دے کر نہیں بھیجا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا افتراء کرے گا ہم اسے پکڑیں گے۔ جو نشانیاں اور ثبوت نبی کے لئے ظاہر ہوئیں انہیں دیکھ کر انہیں قبول کرنے کی کوشش کرو۔ نبوت اپنے روشن نشانوں کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات اس کے ساتھ ہوتی ہیں اور ہر نیا دن یہ روشن نشان دکھاتا چلا جاتا ہے۔ پس منکرین نبوت کو یہ ایسی دلیل دی گئی ہے کہ ان میں عقل ہو تو یقیناً ہوش کریں اور ہوش کرنی چاہئے۔ یہ الزامات آنحضرت ﷺ سے پہلے انبیاء پر بھی لگے تھے اور پھر آنحضرت ﷺ کی ذات مقدس پر بھی لگے تھے اور یہی الزامات آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر بھی لگ رہے ہیں۔

سورۃ زمر کی اس آیت سے پہلے کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی تعلیم کو جامع بتا کر یہ اعلان کیا تھا کہ اس جامع تعلیم کے بعد اب کوئی اعتراض کرنے کا جواز نہیں رہتا۔ قرآن کریم اپنی ذات میں خود بھی بہت بڑا نشان ہے۔ بلکہ اس کی ہر ہر آیت اور ہر ہر لفظ ایک اعجاز ہے اور اللہ تعالیٰ نے کفّار کو اس کو قبول کرنے کی نصیحت فرمائی لیکن اس کے باوجود کفار نے انکار کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سختی اور سزا سے کام لیا اور پھر ان لوگوں نے آنحضرت ﷺ کو قبول کیا۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم میرے بھیجے ہوؤں کا انکار کرتے ہو تو اس دنیا میں یا اگلے جہان میں میری پکڑ کے نیچے آتے ہو۔ پس عقل کا تقاضا یہی ہے کہ اس ہٹ دھرمی کو چھوڑو۔ اگلی آیت میں بتایا کہ تقویٰ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف کا دل میں ہونے کا اظہار یہی ہے کہ جو سچائی کے پیغام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوا ہے اس کو قبول کرو۔ کیونکہ یہی چیز تمہیں کامیابیاں بھی عطا کرے گی اور تقویٰ میں مزید بڑھائے گی۔ اور یہ بھی ایک نبی کے سچا ہونے کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کامیابیاں نصیب کرتا چلا جاتا ہے۔''

اداریہ:

صداقت کی چمک

بعثت انبیاء ومرسلین اللہ تعالیٰ کی سنت قدیمہ ہے۔خلق اللہ کوحبل اللہ کے ساتھ جوڑنے اور شقاوت سے سعادت کی طرف لے جانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ابتداء سے انبیاء اور مرسلین کومبعوث کیا ہے اور مقصدِ حیات کی طرف رہنمائی کرنے کے لئے اُن کو مامور کیا ہے۔یہ عجیب بات ہیکہ باوجود اس کے کہ یہ انبیاء اور مرسلین بنی نوع انسان کی بھلائی کیلئے مبعوث ہوتے رہے اور اور اُن کو اُن کے مقصدِ حیات کی طرف رہنمائی کرنے کے لئے مامور ہوئے لیکن پھر بھی اکثریت نے اُن کو سوائے ایذ ارسانی اور تکلیف کے اور کچھ نہیں دیا۔ان فرستادوں نے کبھی کسی سے کوئی اجر نہیں مانگا بلکہ سب یہی کہتے رہیکہ **اِنْ اَجری الّا علی اللہ** (کہ میرا اجر صرف اللہ کے پاس ہے) لیکن پھر بھی اس کے مخاطبین نے انہیں تکالیف پہنچائیں اور بجائے اس کے کہ ان کا احسان مانتے اور سر تسلیم خم کرکے ان کے مونہوں سے نکلے ہوئے الفاظ کو پلکوں پر بٹھاتے انہوں نے ان کا ناطقہ بند کرنے کی کوشش کی اور ان کے مشن کی تکمیل کے راستہ میں روڑے اٹکانے کی کوششیں کیں اور ان کو نامراد بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

دنیاوی معاملات میں اگر کوئی انسان کسی دوسرے انسان کو کوئی فائدے کی بات بتائے یا فائدہ پہنچائے اور اس کے لئے کسی اجر کا تقاضا بھی نہ کرے تو وہ انسان اُس فائدہ پہنچانے والے انسان کا تاحیات احسان مندر ہتا ہے۔اُس کے احسان کے گُن گا تا رہتا ہے۔اُس کو بُرا بھلا کہنا تو دور اُس کے خلاف بُرا بھلا سننے کو بھی گوارا نہیں کرتا۔لیکن روحانی معاملات میں جب اللہ کے فرستادے سب سے عظیم فائدے کی بات دنیا والوں کے سامنے کرتے ہیں تو بجائے اس کے کہ وہ اُس کے احسان مندرہتے اُلٹا وہ اُس کے مخالف ومعارض بن جاتے ہیں اور اپنی انتہائی صلاحیت تک اُس کی مخالفت ومعارضت میں بروئے کار لاتے ہیں۔

انہی وجوہات کی بناء پر اللہ تعالیٰ اپنے بھیجے ہوئے فرستادوں کی صداقت کے عظیم الشان نشان دکھاتا ہے اور یہ نشان اتنے چمکدار ہوتے ہیں کہ اُن کی چمک کے آگے کسی سے کچھ بَن نہیں پڑتا۔حضرت رسولِ اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے "**سراجاً منیراً**" کے نام سے یاد کیا ہے کیونکہ آپ کی صداقت کی چمک سورج کی چمک کی طرح ہے اور ان نشانوں کی چکار جو آپ کے حق میں ظاہر ہوئے اتنی واضح اور روشن ہے کہ سورج کی چکار بھی پھیکی پڑ جائے۔اور آپ کے صداقت کے نور کے مشرق ومغرب میں پھیلنے کی نوید اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں سنائی ہے کہ **وَاشرقت الارَض بنورِ ربِّھا**۔

عصرِ حاضر کے مامور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کے ساتھ بھی آپ کے مخاطبین میں سے اکثریت نے وہی سلوک روا رکھا جو حضرت رسولِ اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء ومرسلین کے ساتھ رکھا تھا۔چنانچہ آپ کی صداقت کی چمک دکھانے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اِن پُر زور اور پُر شوکت الفاظ میں الہام کیا:

> **"میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کردیگا" (تذکرہ صفحہ ۸۱)**

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کے موافق آپ علیہ السلام کی صداقت کی چمکار کو آپؑ کے حق میں بے شمار نشانات کے ذریعہ دنیا والوں اور آپ کے مخالفین ومعارضین کے سامنے ظاہر کردیا اور یہ سلسلہ ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہنے والا ہے۔کوئی کتنا بھی زور لگائے کتنے بھی حیلے اور حجتیں پیش کرے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی چمک کے آگے اُس کی کچھ پیش نہیں جائے گی۔صداقت کی چمک اور نور کو جتنا دبانے کی کوشش کرے **وَ اللہ مُتمُّ نُورہٖ** کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ حضرت مسیح موعودؑ کے حق میں پورا ہوتا رہیگا۔ان شاء اللہ (عطاء المجیب لون)

عبدالسلام، طالبعلم کیمبرج یونیورسٹی، 1948ء برطانیہ

جرمنی کی سیاحت

(ترجمہ: محمد زکریا ورک، کینیڈا)

میں دوسری انٹرنیشنل یوتھ کانگریس میں شامل ہوا تھا جو میونخ میں 12 تا 20، اگست 1948ء منعقد ہوئی تھی۔ کانفرنس کا انعقاد باویرین یوتھ رنگ نے کیا تھا جو کہ نوجوانوں کی غیر سرکاری آرگنائزیشن ہے مگر اس کو سپانسر امریکن ملٹری حکام نے کیا تھا۔ کانگریس میں ایک ہزار کے قریب جرمن اور غیر ملکی وفود شامل ہوئے تھے۔ مغربی یورپین ممالک کے علاوہ ساؤتھ امریکہ کے ممالک، ہندوستان، مصر، شام اور پاکستان کی نمائندگی یہاں کی گئی تھی۔ روس کا کوئی نمائندہ یہاں نہیں تھا نہ ہی روس کے زیر اثر مشرقی جرمنی سے کوئی نمائندہ آیا تھا۔ میرے علاوہ پاکستان کے چار نمائندوں کی توقع تھی مگر صرف ایک ہی یہاں پہنچ سکا تھا۔ چنانچہ دوسرے وفود کی نسبت ہم ناموافق صورت حال میں تھے کیونکہ ہندوستان کے وفد میں 80 رکن تھے، جبکہ سوئزرلینڈ اور فرانس کے وفد میں 150 رکن تھے۔

جرمنی کی سرحد میں داخل ہونے کے ساتھ ہی تمام اخراجات باویرین یوتھ رنگ نے ادا کئے تھے۔ غیر ملکی مہمان جن کی عمر تیس سال سے اوپر کی تھی، ان کو میونخ کے شہر میں ٹھہرایا گیا تھا، کچھ کو ہوٹلوں میں اور کچھ کو نجی اقامت گاہوں میں ٹھہرایا گیا تھا۔ تیس سال سے چھوٹی عمر کے نوجوانوں کے قیام کا انتظام ٹینٹوں میں تھا جو نمفن پارک Nymphenburg Park میں لگائے گئے تھے۔ ٹینٹ ٹاؤن کا نام جو اسے دیا گیا تھا اس کو قریوں میں تقسیم کیا گیا تھا جس میں ہر قریہ کا اپنا منتظم تھا۔ ہر ٹینٹ میں جرمن اور غیر ملکی وفود کی یکساں تعداد قیام پذیر تھی۔ ہمارے گاؤں میں جرمن، مصری، ہندوستانی اور پاکستانی شامل تھے۔ کیمپ کے اندر 200 کے قریب لڑکیاں بھی تھیں جن کے گاؤں بالکل الگ تھے۔ میں میونخ برطانوی وفد کے ہمراہ سفر کر کے گیا تھا۔ ہم پیرس میں سے ہو کر گزرے اور کارلزروے Karlsruhe میں جو فرانس اور جرمنی کا سرحدی شہر ہے، ہمارا استقبال کانگریس کے منتظمین نے کیا تھا۔

یہاں ہم نے جرمن مہمان نوازی کا پہلا مزہ چکھا تھا۔ ٹرینیں بھری ہوئی تھیں، اتنی ہی جتنی کہ یہ پاکستان میں ہجوم سے بھری ہوتی ہیں لیکن غیر ملکی auslander کا لفظ بولنے سے ہمیں ہمیشہ بیٹھنے کیلئے سیٹ مل جاتی رہی۔ ایسے لگتا تھا گویا پوری جرمن قوم کو باور کرایا گیا تھا کہ انہوں نے غیر ملکیوں سے کس قسم کا برتاؤ کرنا ہے۔ راہائن ویلی Rhine Valley میں ہمارا بعض ایک خوبصورت ترین دیہی علاقوں میں سے گزر ہوا جہاں چھوٹے چھوٹے گاؤں، سرسبز وادیاں اور دور میں پہاڑیاں جن کی چوٹیاں برف سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ ٹرین کے اندر افسردہ چہرے اور بوسیدہ کپڑوں میں ہجوم اگر نہ ہوتے تو ہم شاید بھول جاتے کہ ہمارا جرمنی کبھی جانا ہوا تھا۔ گاہے بگاہے ہمارا گزر تباہ شدہ شہروں میں سے ہوتا تھا۔ جرمنی کے اندر آٹھ گھنٹے کے سفر کے بعد ہم میونخ پہنچ گئے جہاں بسیں ہمارا انتظار کر رہی تھیں اور رات گزارنے کیلئے ہمیں ہمارے ٹینٹ ولیج میں بھیج دیا گیا۔

اگلی صبح باویرین یوتھ رنگ کے صدر نے سرکاری طور پر کانگریس کا افتتاح کیا۔ اس نے کہا کہ "ہم نے کانگریس کا انعقاد اس لئے کیا ہے کہ جرمن لوگ غیر ملکی مہمانوں سے مل سکیں اور غیر ملکی جرمنی کے بارے میں مزید جان سکیں۔" "ہمیں چاہئے کہ ہم ہتھیاروں سے لڑنے کی بجائے روح کے ہتھیاروں سے لڑنا سیکھیں"۔ اس کی تقریر کے بعد کئی جرمن مقررین نے خطاب کیا۔ اس کے بعد باویریا کے امریکن ملٹری گورنر نے خطاب کیا۔ اس نے جرمن لوگوں سے مخاطب ہوتے خاص طور پر تاکید کی: " کہ آج آپ کو یہ موقعہ فراہم کیا گیا ہے کہ آپ لوگ دنیا پر ثابت کر دیں کہ آپ امن چاہتے ہیں، اور دوسروں سے ایسے سبق حاصل کریں جو نازی حکومت کے دوران آپ کو فراہم نہیں کئے گئے تھے"۔

ان تقاریر کا سلسلہ سارا دن جاری رہا بلکہ پورے ہفتہ ہی جاری رہا۔ لیکن کانگریس کے انعقاد کا اصل مقصد یہ نہیں تھا۔ سرکاری پروگرام میں نمائش دیکھنا، آپیراز اور بیلے میں جانا اور ڈرامائی پرفارمنس دیکھنا شامل تھا۔ اور

اس سے زیادہ ضروری بحث و مباحثہ کے اجلاسوں Arbeitgemeinshaft میں شامل ہونا تھا۔ میں سرکاری پروگرام کے ان حصوں کا مختصر طور پر ذکر کروں گا جن میں مَیں شامل ہؤا تھا کیونکہ ایک ہی وقت پر اتنے پروگرام ہو رہے تھے کہ انسان ہر ایک میں شامل نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ دراصل کیمپ لائف تھی اور ایسا کیمپ جہاں یوتھ کانگریس کا اصل کام سرانجام پاتا تھا۔ میونخ کی شہرت ہمیشہ آرٹسٹک پرفارمنس کی وجہ سے رہی ہے۔ اگر جنگ عظیم کی وجہ سے کوئی چیز متاثر نہیں ہوئی تو وہ میونخ لائف کا یہ رخ ہے۔ کانگریس کے منتظمین نے فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیں تفریح کے پروگراموں کیلئے مفت ٹکٹ دے دئے تھے۔

ہمیں مختلف مباحثوں کے گروہوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا اور ہر ایک کے ذمہ حالات حاضرہ کے مسائل میں سے کسی مسئلہ کا حل تلاش کرنا تھا۔ میں نے جس بحث میں حصہ لیا اس کا عنوان تھا: عورتوں کی زیادتی کا معاشرتی مسئلہ۔ ہمیں بتایا گیا کہ جرمنی میں شادی کے قابل نوجوانوں میں ہر 100 آدمیوں کیلئے 196 عورتیں تھیں۔ میں اور کچھ مصری جو اسی گروپ میں شامل تھے، ہم نے ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کا اسلامی حل تجویز کیا۔ یہ گفتگو تین دن تک جاری رہی۔ بعض ایک جرمنوں نے ہمیں بتلایا کہ جرمنی میں خفیہ طریقوں سے تعدد ازدواج پر عمل ہو رہا ہے، ہم لوگ جذباتی وجوہات کی بناء پر اس سے مصلحت نہیں کر سکتے۔ میں نے ان کو پاکستان کے اعداد وشمار پیش کئے اور بتایا کہ ہم نے اس مسئلہ کو یوں الٹا کر دیا ہے کہ اب 100 مردوں کیلئے 85 عورتیں ہیں۔ اس تجویز پر مقامی اخبار میں کسی نے سرخی لگائی: "پاکستان میں عورتوں کی زیادتی نہیں، ہم وہاں جانے کیلئے بس کہاں سے لے سکتے ہیں؟ میں اپنے ساتھ بھری ہوئی بس اپنے ساتھ لے جاسکتا ہوں"۔

کیمپ میں ہماری غذا تسلی بخش تھی مگر مرغوب نہیں تھی۔ ہمارا دن ناشتہ سے شروع ہوتا جس میں بلیک بریڈ، جام اور جرمن کافی ہوتی تھی، دوپہر کے لنچ میں سوپ، آلو جن پر گوشت کی خوشبو چڑھائی ہوتی تھی شامل تھا۔ رات آٹھ بجے ہمیں پنیر اور ڈبل روٹی (بریڈ) کا ٹکڑا دیا جاتا تھا۔ ہمیں بتایا گیا کہ ہمارا پنیر کا راشن اتنا ہی تھا جتنا کہ یہ جرمن کا ہفتہ وار راشن تھا۔ پوار دن ہماری باتیں سننے والے شوقین مل جاتے جو ہمارے بارے میں، پاکستان اور اسکے مسائل کے بارے میں جاننے کا شوق رکھتے تھے۔ ان کیلئے غیر ملکی پر اسرار لوگ تھے کیونکہ انہوں نے کبھی زندگی بھر اتنے سارے دنیا کے اتنے مختلف علاقوں سے آئے غیر ملکی نہیں دیکھے تھے۔ مقامی لوگ ہمیں گھومنے پھرنے کیلئے شہر لے جانا چاہتے تھے، وہ ہمیں تفریح کی چیزیں دکھانا چاہتے، ہماری خدمت کرنا چاہتے اور وہ دلی طور پر مطمئن دیکھنا چاہتے تھے۔ ایسے محسوس ہوتا تھا گویا ان کو ایسا کرنے کیلئے ہدایات دی گئیں تھیں۔ ان کا اسطرح ہمارا خیال رکھنا اور چھوٹے چھوٹے نقص درگزر کر دینا، ہمارے اندر جوش پیدا کرتا تھا۔ رات کے وقت لڑکے اور لڑکیاں ہمارے ٹینٹوں میں آتے، رات گئے دیر تک وہ ہمارے لئے گانے گاتے اور ڈانس کرتے، بلکہ ہمیں بھی رقص کرنے اور گانے پر مجبور کرتے تھے۔ یہ عجیب طرح کی زندگی تھی، ملاقاتوں کی بھرمار، ہزاروں دوستیاں اور محبت بھرے غیر رسمی طور طریقے۔

کیمپ سے باہر زندگی کے سنگین رخ تھے۔ جرمنی کی طویل ترین تاریخ میں یہ کبھی اتنا اوندھا نہیں ہؤا تھا۔ جرمن مسائل بنیادی تھے یعنی روٹی، کپڑا، اور مکان۔ میں نے اپنے اردگرد جو کچھ دیکھا وہ مختصر طور پر عرض کئے دیتا ہوں۔ یاد رہے کہ باویریا میں کوئی بڑی صنعت نہیں تھی اور یہاں جرمنی کے دوسرے علاقوں کی نسبت کم تباہی ہوئی تھی۔ جرمنی کی غذا کی صورت حال بلاشبہ تشویش ناک تھی۔ گوشت کا ماہانہ راشن چار اونس تھا جبکہ چینی، تیل اور پنیر کیلئے اس سے بھی کم تھا۔ ایک مہینہ کیلئے ان کو پچاس پاؤنڈ بریڈ ملتی تھی اور ایسے لگتا تھا کہ یہی سیاہ، خشک بریڈ ان کو زندہ رکھتی تھی۔ ان کو کوئی دودھ، چائے یا کافی نہیں ملتی تھی۔ کافی کا انہوں نے نعم البدل تلاش کر لیا تھا جو کڑوی ترین بوٹی سے بنا ہؤا ہے۔ اس قسم کی کافی نصف مارک میں ملتی تھی جبکہ اصلی کافی کا ایک کپ بلیک مارکیٹ میں 25 مارک میں مل جاتا تھا۔

پھر کرنسی کا مسئلہ تھا۔ جب میں وہاں تھا تو نئی کرنسی ابھی ملک میں

جاری نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے میرے تمام مشاہدات کا تعلق پرانے رائج مارک Reich Mark سے ہے۔ جرمنی میں اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ اور سکے کی قدر میں کمی تھی۔ دکانوں میں فروخت کرنے کیلئے کچھ بھی نہیں تھا۔ جرمنی میں دو طبقے بسے ہوئے تھے۔ ایک تو وہ طبقہ جس نے بلیک مارکیٹ میں کئی ملین مارک کما لئے تھے اور دوسرا طبقہ وہ تھا جس کے پاس واقعی کچھ بھی نہیں تھا۔ میونخ کی ورکنگ کلاس کی معاشرتی صورت حال جاننے کیلئے ہم نے ایک سروے کیا۔ جن لوگوں کا انٹرویو کیا گیا ان میں دو ایسے محنت کش تھے جو جنگ سے قبل شاپ اسسٹنٹ تھے۔ مگر جنگ کے دوران بمباری کے بعد اب وہ بلڈنگوں کی بنیادوں سے اینٹیں ہٹا رہے تھے تا نئی بنیادیں بنائی جا سکیں۔ یہ دونوں ہفتہ میں 48 گھنٹے کام کرتے، اور دونوں ایک ہی کمرہ میں رہائش پذیر تھے جس کیلئے ہر ایک پچاس مارک ادا کر رہا تھا۔ ان میں سے ہر ایک کے سرکاری راشن کی قیمت 35 مارک تھی۔ یوں ان کے پاس 55 مارک رہ جاتے تھے جس سے وہ بلیک مارکیٹ میں اپنے لئے مزید راشن خریدتے، یا سگرٹ خریدتے جس کی قیمت پانچ مارک تھی یا پھر وہ کوئی نیا کپڑا خرید سکتے تھے۔

ہم نے ایک اور خاندان کا انٹرویو کیا جو سیلیسیا Silesia سے ریفیوجی تھے جو اب پولینڈ کا حصہ ہے۔ وہ لکڑی کے بنے جھونپڑے میں رہ رہے تھے جو ایک کھلی جگہہ پر بمباری کے بعد علاقہ صاف کرنے کے بعد بنایا گیا تھا۔ یہ جھونپڑہ صاف اور دھوپ دار تھا لیکن یہ ایک قسم کا معجزہ تھا کہ کس طرح چھ افراد اسکے اندر گھسے ہوئے تھے۔ انہوں نے ان کیڑے مکوڑوں کے بارے میں شکایت کی جوان کو دن رات تنگ کرتے تھے۔ انہوں نے فوڈ تقسیم کرنے والے کارندوں کی رشوت بازی کے بارے میں شکایت کی، اور یہ باویرین لوگ ان پناہ گزینوں سے ہمدردی نہیں رکھتے تھے جو جرمنی کے دوسرے علاقوں سے یہاں وارد ہوئے تھے۔ وہ واپس چلے جانا چاہتے تھے مگر حقیقت میں ایسا ہونا ناممکن تھا۔ ان جیسے لوگوں کیلئے مختلف رنگوں والے فضول چیتھڑے بھی اشد طور پر بنیادی اہمیت کے تھے۔

جرمن لوگ جنگ کے بارے میں بات چیت کرنے سے ہچکچاتے تھے۔ جنگ کے بارے میں ان کے ذہنوں میں قصوروار ہونے کا تصور نہیں تھا۔ یہ تو نازی پارٹی تھی جس نے ایسا کیا تھا اور اس کیلئے وہ ہرگز ذمہ دار نہیں تھے۔ ہٹلر کے بارے میں مجھے کئی بار یقین دہانی کرائی گئی کہ اس نے عوام کو ہپناٹائز کر دیا تھا۔ ہٹلر کے خلاف کوئی مزاحمت نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس کی فوجوں میں ان کے بیٹے، بھائی اور شوہر لڑائیوں میں برسرپیکار تھے۔ وہ لوگ خموش، ناخوش اور صبر والے تھے۔ انہوں نے کوئی شکوہ شکایت نہ کیا۔ یہ لوگ ابھی تک اپنی شکست سے حواس باختہ تھے۔ قریب قریب جس کسی شخص سے میں ملا اس نے لڑائی میں کوئی نہ کوئی رشتہ دار کھو دیا تھا۔ اگر وہ اس بارے میں تلخ تھے تو وہ اس کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ دراصل وہ اس کو فراموش کر دینا چاہتے تھے۔ وہ نہ صرف اس جنگ کو بھول جانا چاہتے تھے جس میں سے وہ گزرے تھے بلکہ آنیوالی جنگ کو بھی جو اس وقت جرمن سرزمین پر لڑی جا رہی تھی۔ میونخ جاتے ہوئے میں ایک جرمن انجینیر سے بات چیت کر رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ مشرق و مغرب کی اس جنگ میں جرمنی کا مستقبل کیا ہوگا؟ اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا: "جرمنی کا آدھا حصہ دوسرے آدھے حصہ سے برسرپیکار ہوگا۔ ہمیں طرفین کو سپاہی فراہم کرنا ہوں گے"۔ اور پھر کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے کہا: "میرے چار بچے ہیں دو بیٹے اور دو بیٹیاں، بیٹے سپاہی بن کر لقمہ اجل بن جائیں گے اور لڑکیوں کا کیا انجام ہوگا یہ خدا ہی جانتا ہے"۔

جرمنی پر دوسرے ممالک کے قبضہ کے بظاہر کوئی آثار نظر نہیں آتے تھے، کم از کم میونخ میں ایسا نظر نہیں آتا تھا۔ میرا واسطہ شاذ و نادر ہی کسی امریکن سپاہی سے پڑا، شہروں میں تمام کی تمام پولیس جرمن تھی۔ غیر ملکی تسلط کے آثار اس بات میں نظر آتے تھے کہ جرمن عوام کی بھاری تعداد انگلش بولتی تھی اور وہ بھی یانکی Yankee تلفظ کیساتھ، اور ریلوے سٹیشنوں پر لکھا ہوتا تھا کہ یہ داخلے کا راستہ امریکنوں کیلئے ہے جبکہ دوسروں کیلئے لکھا ہوتا تھا عوام کیلئے داخلے کا راستہ۔

جرمنوں نے ہمیں یقین دلانے کی کوشش کی کہ وہ غیر ملکی تسلط کے بارے میں ہرگز فکر مند نہیں ہوتے تھے۔ لیکن دلی طور پر جو وہ محسوس کرتے تھے بعض دفعہ اس کا اظہار نادانستہ طور پر ہو ہی جاتا تھا۔ میں ہمبرگ سے آئی ایک لڑکی سے بات چیت کر رہا تھا۔ اس نے مجھے ہمبرگ کی پے در پے بمباری کے بارے میں بتلایا، جب وہ شہر کے ایک علاقہ پر بمباری کر چکتے، تو اگلے روز پھر عین اسی جگہ پر بمباری شروع کر دیتے جہاں انہوں نے پچھلے روز اس کو ختم کیا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا آیا اس بمباری کیلئے کوئی جواز تھا؟ خدا گواہ، ہرگز ہرگز نہیں، اور پھر اس نے چلاتے ہوئے کہا "یہی وجہ ہے کہ ہم ان سے نفرت کرتے ہیں"۔ اس کے بعد فوراً اپنی بات کی اصلاح کرتے ہوئے اس نے کہا: "ہم کیوں ان سے نفرت کرتے ہیں؟" مگر اب تو اس کے دل کا راز افشا ہو چکا تھا۔

اور پھر جرمنوں نے گانا شروع کر دیا۔ ان کی یہ عادت حیران کن تھی۔ یہ لوگ کسی بھی جگہ کسی بھی وقت گا سکتے تھے یعنی نہاتے ہوئے، کھاتے ہوئے، پیتے ہوئے، گاڑیوں کے اندر اور سڑکوں کے فٹ پاتھ پر۔ ایک شخص گانا شروع کرتا اور پچاس افراد اس کے ساتھ شامل ہو جاتے تھے۔ وہ سورج، ستاروں اور اپنی محبوبوں کے بارہ میں گاتے تھے، یوں وہ سب مل کر اپنے اوپر عالم اسرار کی کیفیت وارد کر لیتے تھے جو کہ ان کی نسل میں خاص وصف ہے۔ ہم مشرق کے لوگ بھی جذباتی ہیں، ہم بھی ان کی طرح پر اسرار ہیں۔ لیکن ہماری پراسراریت انفرادی ہے۔ آخری رات جب کیمپ نے ختم ہو جانا تھا ہم نے اس رسم میں شرکت کی جس کو وہ کیمپ فائر کا نام دیتے ہیں۔ ہجوم کے عین درمیان میں آگ سلگائی گئی تھی اور لوگوں نے تقاریر کیں جس کا مخاطب یہ آگ تھی۔ ہر کوئی سنجیدہ تھا جس سے گھبراہٹ ہوتی تھی۔ رفتہ رفتہ سب لوگ ایسی کیفیت مزاج میں چلے گئے جہاں وہ اچھا یا برا کرنے کی اہلیت رکھتے تھے۔ میرے پاس کھڑی ایک لڑکی زاروقطار رو رہی تھی۔ اب اس کی باری تھی کہ وہ تقریر کرے۔ اس بات کا شدید خطرہ ہے کہ کہیں جرمن قوم ایک بار پھر کسی اور مہم جو آمر کے ہتھے نہ چڑھ جائے۔

لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس مضمون کو داد و ستائش کیساتھ ختم کروں۔ محض یہ بات کہ تمام قوموں میں سے جرمن قوم نوجوانوں کیلئے ایسے اجلاس کر رہی ہے، یہ بات اس قوم کے جوش و جذبہ پر دلالت ہے اور کم از کم ان میں سے چند افراد کے ویژن پر۔ ان جرمن لڑکوں اور لڑکیوں نے ہمارے ساتھ بہت ہی اچھا سلوک کیا یہ بذات خود قابل تحسین ہے۔ کچھ بھی کہہ لیں کانگریس کی کامیابی کم از کم اس بات میں ہے کہ بہت سارے لوگ جرمنی کو پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ 20 تاریخ کو جب ہم نے الوداع کہا ہمارے دل حزین تھے۔ ہمیں یوں محسوس ہوا گویا ہم اپنے پیچھے پیارے دوست چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ (بہ شکریہ رسالہ راوی، نومبر 1951ء گورنمنٹ کالج لاہور)

,THE RAVI, November 1951, Vol 45, No. 1

zakaria.virk@gmail.com Kingston, Canada

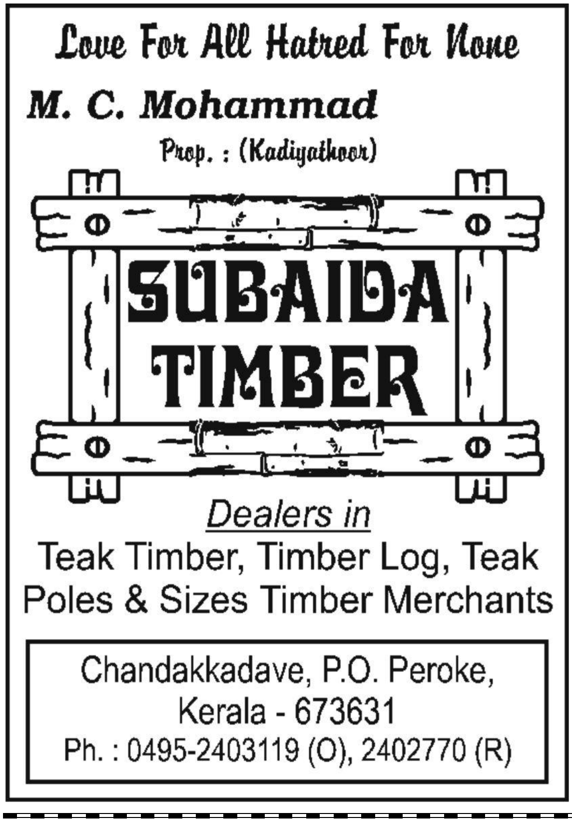

کچھ یادیں کچھ باتیں ایک خادم خلق وجود کی
محترم میاں محمد صدیق بانی صاحب کا ذکر خیر

(شریف احمد بانی۔کراچی)

حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر 26 دسمبر 1935ء کو تحریک جدید کے بارہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

احباب کو تحریک جدید میں حصہ لینے کی نصیحت کرتا ہوں۔یہ نفلی چندہ ہے اور ہر شخص کی مرضی پر منحصر ہے پس جو دے سکتا ہے دے اور اپنے ایمان کی خاطر دے۔مجھ پر اسکا کوئی احسان نہیں میں تو وہ انسان ہوں جس نے بچپن میں اپنی ذاتی ضرورت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کچھ نہیں مانگا۔مجھے جب کوئی ضرورت پیش آتی میں خاموش ہو جایا کرتا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام سمجھ جاتے کہ اسے کوئی ضرورت ہے۔چنانچہ آپ ہماری والدہ صاحبہ سے کہتے کہ اس کو کوئی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔پتہ لو یہ کیا چاہتا ہے۔پس جن سے مانگنے کا مجھے حق تھا میں تو ان سے کبھی نہیں مانگا کجا یہ کہ آپ لوگوں سے اپنے لئے مانگوں۔

بعض مخلص احباب مجھ سے اکثر دریافت کرتے ہیں کہ آپ کے لئے ہم کیا تحفہ لائیں میں خاموش ہی رہتا ہوں اور کچھ نہیں کہتا بعض بار بار پوچھتے ہیں کہ ہم فلاں چیز لانا چاہتے ہیں کیسی لائیں تو بھی میں جواب نہیں دیتا کہ ان پر چٹی پڑ جائے گی تو پوچھنے کے باوجود میں دوستوں کو نہیں بتاتا کہ وہ کیسی چیز لائیں۔ایک دفعہ ایک دوست میرے پیچھے پڑ گئے کہ میں چاہتا ہوکہ آپ کی موٹر کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہوا کرے میں مفت مہیا کردوں میں نے بہت روکا لیکن وہ اصرار میں بہت بڑھ گئے آخر ان کے اصرار سے مجبور ہو کر میں نے کہا اچھا میں آپ کو چیزوں کا آڈر بھجوا دیا کروں گا آپ چاہیں تو مفت دے سکتے ہیں چاہے تو قیمت وصول کر لیا کریں وہ دوست مجھے موٹر کے متعلق اشیاء مہیا کر دیتے ہیں لیکن باوجود اس کے کہ ان کے شدید اصرار پر میں نے آڈر بھجوانا منظور کیا تھا اور وہ پھر اپنی طرف سے بطور تحفہ چیزیں بھجوا دیتے ہیں لیکن میرے دل پر اب بھی اس کا بوجھ ہی رہتا ہے اور میں کوشش کرتا ہوکہ جس قیمت کو وہ روپیہ کی شکل میں نہیں لیتے دعاؤں کی صورت میں ادا کردوں۔اس کے سوا میری زندگی میں اور کوئی واقعہ نہیں کہ کسی کے کہنے پر بھی میں نے کوئی چیز طلب کی ہو۔(انوار العلوم جلد ۱۴ص ۱۴۰،۱۴۱)

ملک صلاح الدین صاحب مؤلف ''اصحاب احمد'' نے تحریر فرمایا۔

خاکسار مؤلف ۱۵/اپریل ۱۹۴۱ تک قریباً چار سال حضرت مصلح موعود کی خدمت میں رہا۔تھوڑا عرصہ اسسٹینٹ پرائیویٹ سیکرٹری اور زیادہ عرصہ پرائیوٹ سیکرٹری۔اس سارے عرصہ میں دیکھا کہ حضور کی خدمت میں موٹر کے مطلوبہ ٹائر وغیرہ ہمیشہ محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی کی طرف سے ہدیہ کلکتہ سے آتے تھے''۔ (’تابعین اصحاب احمد‘ جلد دہم ص ۱۷۷)

یہ حضرت مصلح موعودؓ کی دعائیں ہی تھیں جن کی بدولت میاں محمد صدیق بانیؒ پر اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضل ہوئے اور خاکسار اس بات کا عینی شاہد ہے کہ بعض دفعہ انتہائی نامساعد حالات میں اللہ تعالیٰ اس طرح مصیبت سے نکال لیتا تھا جو بظاہر ناممکن معلوم ہوتا تھا اور ایسا ایک دفعہ نہیں ہوا بلکہ بار ہا میں نے خود تائید الٰہی کے ایسے نظارے دیکھے ہیں اور مَیں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت مصلح موعود کی قبولیت دعا کا زندہ نشان میاں صاحب کی ساری زندگی ہے۔

تقسیم ملک سے پہلے ۱۹۴۶ء میں کلکتہ میں بڑے ہولناک ہندو مسلم فسادات پھوٹ پڑے۔ہمارا کاروبار اور رہائش ایسے علاقہ میں تھی جہاں مسلمانوں کی آبادی نہ ہونے کے برابر تھی اور غیر مذاہب والوں کی اکثریت تھی فسادیوں نے ہماری دوکان اور مکان کو لوٹنے کے بعد آگ لگا دی۔ہم جس جگہ پناہ لے کر چھپے ہوئے تھے کسی طرح فسادیوں کو اس جگہ کا بھی پتہ چل گیا اور انہوں نے ہمیں ہر طرف سے گھیرے میں لے لیا اور بظاہر بچنے کا کوئی امکان نظر نہیں آرہا تھا اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر غیبی امداد بھیج دی اور ہم وہاں سے صحیح سلامت نکل کر محفوظ جگہ آگئے۔اگرچہ جناب والد صاحب زخمی ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے جان کی حفاظت فرمائی اور آپ نے لمبی عمر پائی۔

سارا کاروبار اور مکان وغیرہ تباہ ہو چکا تھا اور صرف تن کے لباس کے ساتھ ہم لوگ گھر سے نکلے تھے چونکہ وسیع کاروبار تھا اس لئے کاروبار کے سلسلہ میں لاکھوں روپیہ کا قرض ہمارے ذمہ تھا جس کو ادا کرنا ہماری اخلاقی ذمہ داری تھی جبکہ کاروبار بالکل تباہ ہو چکا تھا۔جناب والد صاحب نے ہمت نہیں ہاری اور نئے سرے سے معمولی پیمانہ پر دوبارہ کاروبار شروع کیا اور قرض خواہوں کی ایک ایک پائی ادا کر دی۔میرا ایمان ہے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوا۔جو حضرت مصلح موعود کی دعاؤں سے ہم پر نازل ہوا۔

سید نور عالم صاحب ایم اے سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے آپ کے بارہ میں لکھا کہ آپ جماعت احمدیہ کلکتہ کے قدیم ترین احباب میں سے تھے۔ آپ غرباء کے سچے دوست اور تکلیف زدہ بیوگان اور یتامیٰ کے ہمدرد اور سہارا تھے اور درویشان قادیان کی خدمت کے لئے ہمہ تن وقف تھے۔ عظیم الشان بیت اقصیٰ ربوہ آپ کی عالی حوصلگی اور دین کے لئے آپ کی جاں نثاری کی درخشاں علامت ہے۔ موجودہ نسل اور آئندہ نسلیں محبت وتعریف کے ساتھ آپ کا ذکر کریں گی۔ انسان کیا ہی عجیب تخلیق ہے اگر وہ اپنی حیات مستعار میں ایسے کارنامے سرانجام دے۔ آپ مزید لکھتے ہیں:-

بانی صاحب مرحوم کی شخصیت کی سب سے نمایاں خصوصیت ان کی جرأت، بےخوفی اور حق گوئی تھی بات کتنی ہی سچی ہو اور کتنی ہی بیباکی سے کیوں نہ کی جائے اگر کہنے کا سلیقہ نہ ہو تو بے اثر ہو جاتی ہے۔ مرحوم کو بات کہنے کا سلیقہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ جب وہ کوئی بات کہتے تھے تو وہ سنی جاتی تھی اور اس کا اثر بھی ہوتا تھا۔

ایک بار بانی صاحب مرحوم گرمیوں کے موسم میں قادیان تشریف لے گئے اور چند یوم قیام کر کے واپس کلکتہ آگئے۔ میں اپنے کمرے میں لیٹا تھا کہ بانی صاحب کے دو فرزند نصیر احمد بانی، شریف احمد بانی کمرے میں داخل ہوئے اور میرے ہاتھ میں ایک پیکٹ دیتے ہوئے کہا کہ ابا جان قادیان سے آپ کے لئے تحفہ لائے ہیں میں نے کھول کر دیکھا تو خشک روٹی کے ٹکڑے اور گڑ تھا۔ بانی صاحب نے روٹیاں لنگر خانہ مسیح موعود سے لی تھیں اور گڑ کسی غریب درویش بھائی سے خریدا تھا۔ ذرا تصور فرمائیے مرحوم کو دیار مسیح سے کس قدر عقیدت تھی کہ آپ سمجھتے تھے کہ ایک احمدی کو حضرت مسیح موعود کے لنگر کی روٹی سے زیادہ قیمتی تحفہ اور کیا دیا جاسکتا ہے۔

قادیان اور درویشان سے جناب والد صاحب کو کس قدر محبت تھی اس کا تھوڑا سا اندازہ درج ذیل اقتباس سے لگایا جاسکتا ہے جو حضرت مولانا ابوالعطا صاحب نے اپنے رسالہ الفرقان کے درویشان قادیان نمبر میں تحریر فرمایا:

خدا تعالیٰ کے فضل سے درویشوں کی ضروریات کا خیال رکھنے کا جذبہ بہت سے مخلصین جماعت میں ہے لیکن مؤاخات کا حق ادا کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ اور ان کی اہلیہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ کو عطا فرمائی ہے۔ جو درویشوں کی جملہ ضروریات کا خیال رکھتے ہیں اور درویشوں کے سکون واطمینان کے لئے نت نئے رنگ میں اپنے اموال درویشوں پر بے دریغ خرچ فرماتے رہتے ہیں جن کی تفصیلات تاریخ زمانہ درویشی میں سنہری الفاظ میں لکھی جائیں گی اور آئندہ نسلیں بھی ان کی خدمات کو عزت سے یاد کریں گی۔

دراصل جناب والد صاحب کا یہ ایمان تھا کہ قادیان دارالامان کی آبادی کا سامان کرنا ہر احمدی کی ذمہ داری ہے وہ دیانتداری سے سمجھتے تھے کہ چونکہ تمام احمدی بیرونی دنیا سے آکر قادیان میں آباد نہیں ہوسکتے اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی استعداد کے مطابق درویشان قادیان کی خدمت کرے اور زندگی بھر وہ اپنی حد تک اس فریضہ کو نہایت احسن رنگ میں نبھانے کی پوری کوشش فرماتے رہے۔

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی مرحوم قادیان کے ناظر مال تھے انہوں نے اپنے ایک مضمون میں لکھا:

آج کے مادی دور میں جبکہ مال نے دنیا کی اکثریت کے دلوں میں پنجے گاڑ رکھے ہیں اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ محض رضائے الٰہی کی خاطر اموال کو خرچ کرنا بڑے دل گُردے کا کام ہے پھر یہ تو ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص وقتی جوش کے تحت کوئی کارنمایاں کر گذرے لیکن وہ شخص جس نے نہ صرف خود تادم آخر اپنے عزم کو ہر پہلو سے پُرخلوص رنگ میں نبھایا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آنے سے پیشتر اپنے عزم کو اپنے بیوی بچوں کے دلوں میں منتقل کر دیا۔ یقیناً یہ حق رکھتا ہے کہ ہم اس کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

درویشوں اور ان کے اہل وعیال کے گزارے نہایت قلیل تھے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھی اپنے وسائل میں کمی کے باعث قوت لایموت سے زیادہ وظیفے دینے کی پوزیشن میں نہ تھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں بانی صاحب کی سوچوں کا دھارا صرف اس رُخ پر بہتا رہا کہ درویشوں کی تکالیف کو کم کرنے کے لئے اپنے خداداد اموال کو کس رنگ میں صرف کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری تدبیر ان کے ذہن میں آتی چلی گئی اور عملی جامہ پہنانے کے لئے وہ بیتاب ہوتے چلے گئے۔ چنانچہ ۱۹۵۵ء میں جبکہ درویشوں اور ان کے بیوی بچوں کی تعداد چھ سو کے قریب تھی محترم بانی صاحب مرحوم کی طرف سے نئے کپڑوں کا تحفہ پہنچا جو ہر فرد کے لئے ایک ایک جوڑے کی شکل میں تھا۔ اچھی کوالٹی کے کپڑے کے درجنوں تھان امرتسر سے لاکر محلّہ احمدیہ میں تقسیم کئے گئے بلکہ ان کپڑوں کی سلائی کے لئے نقد رقم بھی دی گئی اور پھر سلسلہ بڑھتا چلا گیا۔ نئے

کپڑے بھی ہر سال ایک ایک جوڑا ہر فرد کو دیئے جاتے رہے اور سردیوں کے ایام میں رضائیاں بھی تقسیم ہونے لگیں اور عیدین کے موقعہ پر نقد رقم کی شکل میں عیدی بھی دی جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ مزید قربانی کے لئے ان کے دل کو فراخی بخشتا رہا اور وہ درویشوں سے عملی ہمدردی کے لئے نئی نئی راہیں سوچتے رہے۔ ان نئی راہوں پر غور کرنے سے محسوس ہوتا ہے کہ وہ کس قدر باریک بینی کے ساتھ سوچتے تھے۔ اگر ہر آئٹم کے بارہ میں تفصیل کے ساتھ تحریر کیا جائے تو مضمون بہت لمبا ہو جائے گا اس لئے میں کچھ اشاروں پر ہی اکتفا کروں گا۔ مثلاً:

۱- دو سال سے کم عمر کے ہر بچے کے لئے دودھ کا انتظام ۔۲- گرلز سکول کی بچیوں کیلئے یونیفارم کا انتظام ۔۳- جوان ہونے والی بچیوں کے لئے برقعوں کا انتظام ۔۴- تعلیم الاسلام ہائی سکول، مدرسہ احمدیہ، نصرت گرلز ہائی سکول تینوں سکولوں کے لئے مکمل فرنیچر اور پنکھوں کا انتظام ۔۵- اعلیٰ تعلیمی وظائف کے لئے ایک بڑی رقم کا انتظام ۔۶- مرکزی مساجد میں پنکھے لگوانے کا خرچ ۔۷- بہشتی مقبرہ میں لائٹ لگوانے کا خرچ ۔۸- ہندی ترجمۃ القرآن کا سارا خرچ ۔۹- مدرسہ احمدیہ کے کچھ طلباء کے لئے وظائف ۔۱۰- خواتین پارک میں بچوں کے لئے کھیلوں کا انتظام ۔۱۱- منارۃ المسیح کی سفیدی کے لئے عطیہ ۔۱۲- لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعمیر کا سارا خرچ ۔۱۳- مسجد احمدیہ کلکتہ اور مدراس کے لئے گرانقدر عطیہ جات۔

لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی وقت محترم بانی صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام پر غور کیا:

''یہ نان تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہیں۔''

چنانچہ ان کی توجہ اس الہام کو ظاہری طور پر پورا کرنے کی طرف مبذول ہوئی اور انہوں نے قادیان کے تمام درویشوں اور ان کے بیوی بچوں کے لئے جن کی تعداد تیرہ صد کے قریب ہے ہر سال چار ماہ کی گندم دینے کا انتظام کیا اور یہ انتظام گزشتہ پندرہ سال سے اسی طرح جاری ہے کہ اعلیٰ کوالٹی کی گندم کی بوریاں ہر درویش کے گھر میں فصل کے وقت پہنچائی جاتی ہیں ۔ یہ سلسلہ برابر جاری ہے ۔ خدمت خلق کے وہ تمام کام جو آپ کیا کرتے تھے وہ اب بھی اسی طرح جاری ہیں اور یہ سب حضرت مصلح موعود کی دعاؤں کے طفیل ہے۔ قادیان سے ان کی محبت کا ایک اور واقعہ پیش خدمت ہے ۔تقسیم ملک کے وقت ہندوستان کی حکومت نے موجودہ محلّہ احمدیہ کو متروکہ املاک قرار دے دیا تھا اور یہ شرط رکھی کہ اگر جماعت سات آٹھ لاکھ کے قریب رقم ادا کر دے تو یہ مکانات جماعت کے پاس رہنے دیئے جائیں گے۔ ورنہ یہ مکانات ہندو اور سکھ پناہ گزینوں کو الاٹ کر دیئے جائیں گے۔ اس زمانہ میں اس رقم کی ادائیگی انجمن کے لئے ممکن نہ تھی جب والد صاحب کو اس صورتحال کا علم ہوا ہے تو آپ نے مصمم ارادہ کرلیا کہ اپنی ساری جائیداد فروخت کر کے ان املاک کو غیروں کے قبضہ میں جانے سے روکیں گے انجمن کا ایک وفد اس وقت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے ملا اور حکومت نے رقم کم کر کے تقریباً اڑھائی لاکھ کر دی اور یہ رقم بھی تین اقساط میں لینے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ اس فیصلہ سے جناب والد صاحب کو بہت خوشی ہوئی اور آپ نے حصول ثواب کی خاطر بہشتی مقبرہ اور اس سے ملحقہ باغ کی پوری قیمت ادا کر دی۔

قرآن مجید سے آپ کو عشق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت خوبصورت لحن سے نوازا تھا۔ آپ جب صبح فجر کے وقت خوش الحانی سے قرآن پاک کی تلاوت کرتے تو جی چاہتا کہ آدمی سنتا ہی رہے۔ مولوی دلپذیر صاحب کا منظوم پنجابی ترجمہ بڑی لے کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ اسی طرح درثمین فارسی کی بہت سی نظمیں آپ کو ازبر تھیں ۔ خاص طور پر نعتیہ کلام بڑے ترنّم سے پڑھتے اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے ۔ آپ نے گورمکھی اور ہندی ترجمۃ القرآن کے لئے رقم قادیان بھجوادی تھی ۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر ایک زبان میں ترجمہ کا پورا خرچ بھی ادا کر دیا۔ قرآن پاک کے دو یا تین پارے آپ نے حفظ بھی کئے تھے ۔تقسیم ملک سے قبل حضرت مصلح موعودؓ نے ایک بار مسجد مبارک میں دوستوں میں دعا کی تحریک فرمائی کہ ایک دوست نے تفسیر کبیر کی اشاعت کے لئے چھ ہزار عطیہ دیا ہے یہ دوست بھی محترم بانی صاحب مرحوم تھے اور وہ چھ ہزار اس وقت کے لاکھوں روپے سے زیادہ تھا۔ آپ کے بارے میں جتنے دوستوں اور بزرگوں نے اپنے تاثر کا اظہار کیا ہے اس میں ایک بات مشترک ہے کہ آپ بہت سادہ زندگی گزارتے تھے ۔ مال و دولت کے باوجود تکبر اور غرور کا نام ونشان نہ تھا۔ ہر ایک چھوٹے بڑے سے بہت خلوص اور محبت سے ملتے، ہر ملنے والا آپ سے ملنے کے بعد ایک خوشگوار تاثر لے کر جاتا۔

محترم سید غلام ابراہیم صاحب اڑیسہ کی پارادیپ بندرگاہ کے قریب واقع جماعت کیندرہ پاڑہ کے صدر تھے۔ آپ نے تحریر فرمایا:

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۴ء کا شبینہ اجلاس مسجد اقصیٰ میں جاری تھا خاکسار ایک ستون سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا اس وقت ایک بزرگ نے نہایت عاجزی اور انکساری سے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ صاحب آپ کو یہ حق ہے کہ اس ستون سے لگ کر بیٹھیں کہ آپ پہلے سے بیٹھے ہیں لیکن میری کمر میں شدید درد ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں یہاں بیٹھ جاؤں یہ بزرگ سادہ لباس تھے جس میں امیرانہ ٹھاٹھ نہ تھا۔ فرشتہ خصلت نظر آتے تھے مجھے ان سے تعارف نہ تھا میں صرف آپ کے انکسار سے متاثر ہوا اور آپ کو ٹیک لگانے کے لئے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ یہ حضرت سیٹھ صاحب تھے جن کی بات میں مَیں نے فخر و غرور کا شائبہ تک نہیں پایا۔

۱۹۶۷ء میں اڑیسہ میں ایک زبردست سمندری طوفان آیا اور جماعت احمدیہ کیندرہ پاڑہ اور سدانند پور طوفان سے شدید متاثر ہوئیں۔ حضرت سیٹھ صاحب کو علم ہوا تو نقد امداد کے علاوہ وافر تعداد میں کمبل اور کپڑے وغیرہ سے آپ نے بروقت امداد فرمائی۔

۱۹۷۱ء میں پھر ایک طوفان آیا اور ریڈیو سے علم ہونے پر سیٹھ صاحب نے مربی کلکتہ کے ذریعہ طوفان زدہ احمدیوں کو امداد بھجوائی۔ ۱۹۶۹ء میں فرقہ وارانہ فسادات میں احمدیوں کی دکانیں لوٹ لی گئیں آپ نے ہزاروں ہزار روپے سے ان کی امداد کی۔ آپ کے دیگر احباب سے ایسے مشفقانہ سلوک کا ہمیں علم نہیں لیکن آپ نے ہمیشہ ایسا نمونہ دکھلایا کہ آپ کیلئے ہمارے دل سے دردمندانہ دعا نکلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے۔

جناب والد صاحب ایک معروف حکایت بار بار سنایا کرتے تھے اور شاید بار بار سنانے کا مقصد یہی تھا کہ یہ حکایت ان کے بچوں کے دلوں میں پختہ ہو جائے۔ ایک امیر شخص بہت زیادہ سخی تھا اس کے مصاحب اسے منع کرتے تھے کہ اس طرح خرچ کرنے سے تمہاری دولت ختم ہو جائے گی۔ آخر اس پر ان کی باتوں کا اثر ہو گیا اور اس نے غرباء کی مالی امداد سے ہاتھ کھینچ لیا ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ اس کے خزانہ سے مال و دولت اٹھا کر لے جا رہے ہیں اور آن کی آن میں سارا خزانہ خالی ہو گیا ایک کونے میں تھوڑا سا مال انہوں نے چھوڑ دیا۔ دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ ہم فرشتے ہیں اور یہ سب مال و دولت دراصل تمہارے پاس غربا کی امانت تھا اب جبکہ تم غربا کی خدمت کرنے سے تھک گئے ہو تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ یہ سارا مال کسی دوسرے انسان کے سپرد کیا جائے جو غرباء کی خدمت کے لئے تیار ہو۔ تمہارے حصے کا مال چھوٹی سی پوٹلی میں ہم نے تمہارے خزانے میں چھوڑ دیا ہے۔

والد صاحب خود بھی اس حکایت کو سمجھتے تھے اور انہوں نے دیانتداری سے یہ سمجھا کہ جو مال و دولت اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے وہ اللہ کی امانت ہے جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ یہ مال خرچ کرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ انہیں نوازتا رہے گا اور یہی سبق وہ اپنے بچوں کو بھی ساری عمر ذہن نشین کرواتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت دردمند دل دیا تھا اور آپ بڑی حساس طبیعت کے مالک تھے دوسرے کی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف کا بھی آپ کو شدت سے احساس ہوتا تھا۔ میں نے اکثر دیکھا اگر کوئی یتیم بچہ آپ کے پاس آتا تو اس کی موجودگی میں کبھی اپنے بچوں کو پیار نہیں کرتے تھے تاکہ اسے اپنے باپ کی کمی محسوس نہ ہو جب بھی کوئی ملاقات کے لئے آتا خواہ چھوٹا ہو یا بڑا غریب ہو یا امیر ہمیشہ کھڑے ہو کر بڑی خندہ پیشانی سے استقبال کرتے۔

سید کریم بخش صاحب جو ۱۹۶۹ سے ۱۹۷۲ تک کلکتہ کے امیر رہے کہتے ہیں کہ آپ کے بارہ میں اس طویل عرصہ میں میرا یہ تاثر ہے کہ آپ کا خاص انداز گفتگو کا تھا آپ امیر غریب سے یکساں خندہ پیشانی سے پیش آتے آپ سے گفتگو کرنے میں انسان لطف اندوز ہوتا

آپ جہاں رہائش پزیر تھے محلّہ میں ایک درمیانی درجہ کے ہوٹل کے ساتھ آپ نے یہ انتظام کیا کہ ایک معقول رقم دے کر کھانے کے ٹوکن بنوائے آپ بہت سے ٹوکن ہمیشہ اپنی جیب میں رکھتے تھے جب بھی کوئی غریب مستحق سوالی آپ کے پاس آتا اسے ٹوکن دے کر ہوٹل کا پتا بتلا دیتے کہ وہاں سے جا کر کھانا کھا لو ایک دفعہ آپ پر بلڈ پریشر کا حملا ہوا ڈاکٹر نے ادویہ کے علاوہ صبح کی سیر کا مشورہ دیا منہ اندھیرے سیر پر جاتے ہوئے آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار مخلوق سردی کے موسم میں کسی چادر یا کمبل کے بغیر فٹ پاتھ پر پڑی ہے سیر سے واپس آ کر اسی دن کمبلوں کی مارکٹ سے درمیانہ درجہ کے کمبل خریدے اور دوسرے روز منہ اندھیرے نہایت رازداری کے ساتھ ان سوئے ہوئے لوگوں پر کمبل ڈالتے چلے گئے۔

مولوی عبد الحق فضل صاحب بہار میں مربی سلسلہ تھے انہوں نے اپنے خط میں لکھا کہ مرحوم کے ایک واقعہ نے میرے دل پر بہت اثر کیا اور میں اسے کبھی بھول

نہیں سکتا ایک دفعہ بہار میں سخت قحط پڑ گیا میں وہاں مربی تھا بدر میں دورہ کی رپورٹ میں چند جملے اس نیت سے لکھے کہ شاید کسی مخیّر دوست کی نگاہ پڑ جائے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے بہار کے احمدی اکثر خوش حال ہیں لیکن بعض خاندان ایسے ضرور ہیں جو قحط سے متاثر ہوئے ہیں اور امداد کے مستحق ہیں حضرت سیٹھ صاحب کی نگاہ ان جملوں پر پڑ گئی چند روز بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے توسط سے سیٹھ صاحب کی چٹھی ملی کہ مستحق خاندانوں کے کوائف بھجوائیں۔ خاکسار نے کوائف بھجوا دیئے حضرت سیٹھ صاحب نے ان کی براہ راست کپڑوں کے پارسل اور نقد رقم بھی بھجوادی اس کے بعد سالہا سال تک وظائف جاری فرمائے۔ بعد ازاں جلسہ سالانہ پر ملاقات ہوئی قبل اس کے کہ میں شکریہ ادا کرتا سیٹھ صاحب نے میرا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے مجھے ایک نیک کام کی طرف توجہ دلائی۔

کلکتہ میں ہمارا آٹو پارٹس کا کاروبار تھا ہماری دوکان کلکتہ میں آٹو پارٹس کی واحد دوکان تھی بقیہ سب دوکانیں ہندوں اور سکھوں کی تھیں خریداروں کی اکثریت بھی ہندوؤں اور سکھوں کی تھی والد صاحب کی سختی سے ہدایت تھی کہ امانت اور دیانت کے اصولوں پر سختی سے عمل کیا جائے اور آجکل کے کاروباری ہتھکنڈوں سے بالکل پرہیز کیا جائے اس کا نتیجہ تھا کہ مذہبی تعصب کے باوجود سب خریدار ہماری دوکان سے سامان خریدنا پسند کرتے تھے۔ ہمارے سٹاف کو دن بھر بات کرنے کی فرصت نہیں ہوتی تھی جبکہ باقی دوکاندار خالی بیٹھے رہتے تھے اور یہ صرف اس وجہ سے تھا کہ جناب والد صاحب کاروباری چالاکی کی بجائے صرف اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر بھروسہ کرتے تھے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہت اچھا ذہن عطا فرمایا تھا آپ کلکتہ جماعت کے قاضی تھے انگریزی حکومت میں جیوری سسٹم ہوا کرتا تھا آپ اپنے علاقہ میں جیوری کے ممبر تھے اور آنریری مجسٹریٹ بھی تھے چنیوٹ برادری کے بیشتر احباب ملکی تقسیم سے پہلے کلکتہ میں ہی کاروبار کرتے تھے یہ لوگ زیادہ تر غیر از جماعت تھے لیکن جناب والد صاحب کے فیصلوں پر اس حد تک اعتماد تھا کہ جب بھی کوئی کاروباری اختلاف یا جھگڑا ہوتا تو فیصلے کے لئے والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کا فیصلہ سب کے لئے قابل قبول ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے ۱۹۷۱ء میں جناب والد صاحب اور والدہ صاحبہ کو حج کی سعادت سے سرفراز کیا دونوں کی خدمت کے طفیل خاکسار کو بھی یہ سعادت نصیب ہوئی۔ حج کرنے پر آپ بہت خوش تھے کیونکہ یہ آپ کی دیرینہ خواہش تھی جو اللہ تعالیٰ نے عمر کے آخری حصہ میں پوری کر دی۔

۱۹۷۲ء میں مسجد اقصیٰ کا افتتاح ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خاص طور پر آپ کو ربوہ بلوایا۔ آپ شروع سے ہی اس بات کے خواہش مند تھے کہ کسی کو اس بارہ میں علم نہ ہو لیکن چھپانے کے باوجود یہ بات باہر آ گئی حالانکہ جناب والد صاحب ہمیشہ سرًّا والے پہلو پر عمل کرنے کے قائل تھے اور ہمیشہ اپنے خدمت خلق کے تمام کاموں کو چھپانے کی کوشش کرتے تھے۔

مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری درویش سابق ایڈیٹر بدر، قادیان لکھتے ہیں ایک ربع صدی سے زیادہ عرصہ تک اخبار بدر کی خدمت کرتے ہوئے مجھے آپ کی اس نمایاں وصف کا علم ہوا تھا کہ آپ کسی بھی مالی خدمت کو اخبار میں شائع کرانے کے حق میں نہیں تھے اور ادارہ بدر کو آپ نے تاکید کر رکھی تھی کہ کسی بھی ایسے اعلان میں میرا نام قطعاً شائع نہ کیا جائے حالانکہ بعض ایسے افراد ہوتے ہیں کہ معمولی سی رقم دے کر ان کی خواہش ہوتی ہے کہ بطور خاص ان کا نام اخبار میں شائع ہو۔ حضرت مرحوم کی بعض ایسی قربانیوں کے بارہ میں دل چاہتا کہ ان کا ذکر کسی رنگ میں اخبار میں کیا جائے لیکن حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بھی اس کی اجازت نہ دی اور ہمیشہ حضرت سیٹھ صاحب کی حتمی تاکید یاد دلاتے۔ بلاشبہ دنیا میں تو آپ نے اپنی صدہا نیکیوں کی اشاعت نہیں کروائی لیکن آپ کے نامہ اعمال میں ان کا اندراج ضرور ہو چکا اور آپ عنداللہ ان کا بہترین اجر پا رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کے درجات بلند فرماتا رہے۔ حضرت سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کا وجود ایسا نہیں جو کسی وقت بھی بھلایا جا سکے باوجود امیر کبیر ہونے کے غریب المزاج سادہ طبیعت رکھتے تھے۔ نہ امیروں جیسی رعونت، نہ اپنے پیسے کا نشہ، بلکہ آپ شیریں ثمرات سے لدی ہوئی اس ٹہنی کی مانند تھے جس پر جس قدر زیادہ پھل ہوتا ہے اسی قدر وہ زیادہ جھک جاتی ہے۔ یہ آپ کی تواضع اور سچی انکساری کی ناقابل فراموش کیفیت تھی۔ نہایت درجہ خلیق، پرلے درجہ کے غریب پرور، ہمدرد انسانیت درویشان قادیان کے تو ایسے مونس و غمخوار بھائی تھے کہ آخری دم تک اس حسین سیرت کا مجسمہ بنے رہے۔

مئی ۱۹۷۴ء میں آپ کراچی میں شدید بیمار ہو گئے۔ ڈاکٹروں نے کینسر تشخیص کی جب تک سانس رہی آپ نے اس موذی مرض کا بڑی ہمت سے مقابلہ

کیا اور کبھی بھی زیادہ تکلیف کا اظہار نہیں کیا بڑے پرسکون سے بیماری کی تکلیف برداشت کرتے رہے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور ۲۰ دسمبر ۱۹۷۴ء بروز جمعہ آپ وفات پاگئے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور اپنی زندگی میں ہی حصہ جائیداد اور حصہ آمد سب ادا کر چکے تھے۔

خاکسار آپ کا جنازہ لیکر بذریعہ ہوائی جہاز اسی روز رات کو ربوہ پہنچا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ازراہِ شفقت قطعہ مبشرین میں تدفین کے لئے ارشاد فرمایا۔ قبر تیار ہونے پر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) نے دعا کروائی۔

آپ زندگی بھر اپنی اولاد کو خدمت خلق کی تلقین فرماتے رہے اور اپنے عملی نمونہ سے راہنمائی فرماتے رہے وفات سے پہلے خاص طور پر خاکسار کو تلقین کی کہ جس طرح میں نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے خدمت خلق کے کام کرنے کی کوشش کی ہے تم ان سب کاموں کو جاری رکھنا کیونکہ انسان کی زندگی کا اصل مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اس کی مخلوق کی بے لوث خدمت کی جائے۔

ان کی وفات پر ۳۴ سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی نیک نیت اور خلوص کو ضائع نہیں کیا۔ ان کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ وہ ان کے چھوڑے ہوئے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کریں اور اللہ تعالیٰ نے جناب والد صاحب مرحوم کی نیت کے مطابق بہت برکتوں اور فضلوں سے نوازا۔

بیگم زبیدہ بانی ونگ ان کی ایک بہترین یادگار ہے۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں گرانقدر خدمت کی توفیق بھی جناب والد صاحب کے طفیل ملی اسی طرح کراچی کے آنکھوں کے احمدیہ ہسپتال میں صدیق بانی ونگ اور بیگم زبیدہ بانی ونگ خدمت خلق کے کاموں میں مصروف ہیں۔ مٹھی ھر پارکر کے المہدی ہسپتال میں صدیق بانی آئی یونٹ اس علاقہ کے لوگوں کی خدمت کر رہا ہے اللہ تعالیٰ یہ ساری خدمات قبول فرمائے اور میرے والدین کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ہمیں ہمیشہ اپنے بزرگ والدین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

آمین۔ (بحوالہ روزنامہ الفضل 6 اکتوبر 2008ء)

NAVNEET JEWELLERS
Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)
CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim
Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here
Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

یہودی مذہب

﴿از محمد کاشف خالد، متعلم جامعہ احمدیہ قادیان﴾

دنیا میں بہت سارے مذاہب موجود ہیں۔اسلام کامل مذہب ہے۔خدا تعالیٰ یعنی اپنے خالق حقیقی کی تلاش ہر انسان کی فطرت میں رکھ دی گئی ہے اور جس طریق پر چل کر انسان اپنے خالقِ حقیقی کو پانے اور اس کو راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے اسی کو ہم مذہب کہتے ہیں۔چنانچہ مذہب کی جستجو اور اس سے دلی لگاؤ کا بیج انسانی فطرت میں خدا تعالیٰ نے ابتداء میں ہی رکھ دیا ہے اسلئے انسان چاہے جتنا مرضی انکار کرے کسی نہ کسی رنگ میں اس کا تعلق کسی نہ کسی مذہب سے جڑا رہتا ہے چنانچہ اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ (الذّٰرِیٰت آیت 57)

یعنی میں نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔یہ بات بھی سچی ہے کہ دنیا کے بڑے سے بڑے دہریے (لا مذہب) بھی مرتے وقت خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کر گئے۔

مذہب کی شروعات اللہ تعالیٰ نے خود کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو زمین میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا اور بنی نوع انسان سے الہام وکلام کا سلسلہ شروع کیا۔اور انسان کو سیدھا راستہ بتایا۔چنانچہ جتنے بھی الہامی اور آسمانی مذاہب ہیں وہ سب کے سب اپنے ابتدائی دور میں لوگوں کو ایک خدا کی تعلیم دیتے رہے۔بنیادی طور پر دنیا میں مذہب کی دو اقسام ہیں:-

(۱) الہامی یا آسمانی مذہب (۲) انسان کا خودساختہ مذہب

ان دونوں قسم کے مذاہب میں باہم بڑا فرق اور اختلاف پائے جاتے ہیں۔

الہامی یا آسمانی مذہب وہ ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ اپنے نبیوں اور رسولوں کو دنیا میں بھیج کر قائم کرتا ہے اور لوگوں کو صراط مستقیم پر چلاتا ہے لیکن جیسا کہ یہ محاورہ مشہور ہے کہ پرانی عادتیں دیر سے ہی دم توڑتی ہیں اس لئے وہ لوگ جو دنیا پرست اور نفس پرست ہوتے ہیں جب وہ سچے مذہب میں داخل ہوتے ہیں تو اپنی خودساختہ رسومات کو ترک نہیں کرتے اور نبیوں کے گزرنے کے بعد اپنی رسومات کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتے ہیں اسی خرابی کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجدّدین و مصلحین کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔انسانی مداخلت کی وجہ سے ہی بہت سارے الٰہی مذہب اب انسان کے خودساختہ مذہب بن گئے ہیں۔حالانکہ سچے مذہب کی علامت یہی ہے کہ اسکی شریعت عملی ہوتی ہے اور اس کا فعل انسانی زندگی پر اور طرح حاوی اور اثر انداز ہوتا ہے اور اس دنیا میں اسکا نتیجہ بھی ظاہر ہوجاتا ہے۔

بہرحال اس وقت دنیا میں حسب ذیل مشہور مذاہب موجود ہیں۔

(۱) اسلام (Islam) (۲) عیسائیت (christianity) (۳) ہندو یا سناتن دھرم (Hinduism)

(۴) بدھ دھرم (Budhism) (۵) سکھ دھرم (sikhism)

(۶) تاؤ دھرم (Taoism)

(۷) جین دھرم (jainism) (۸) پارسی یا زرتُشتی دھرم (zoarastricnism) (۹) کنفیوسین (confuoicnism)

(۱۰) بہایت (Bahaism) (۱۱) یہودیت (zodaism)

یہودی مذہب:- حضرت ابراہیمؑ جو خدا کے نبی تھے کے دو بیٹے تھے حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ یہ دونوں بھی نبی تھے حضرت اسحاقؑ کے بیٹے حضرت یعقوبؑ ہیں جنہیں اسرائیل بھی کہا جاتا ہے یہ ان کا الہامی نام ہے جس کا مطلب ہے خدا کا پہلوان یا شیرِ خدا۔حضرت یعقوبؑ کے آگے بارہ بیٹے تھے جنہیں بنو اسرائیل کہا جاتا ہے۔یہودی مذہب کے بانی حضرت موسیٰؑ بھی انہی بارہ میں سے تھے۔

حضرت موسیٰؑ کے دور میں قوم بنی اسرائیل فراعین مصر کی غلام تھی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو نبی بنا کر اس قوم کو اس دور کے فرعون مصر کی غلامی سے نجات بخشی۔چنانچہ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے۔حضرت موسیٰ قوم بنی اسرائیل کو لیکر بحفاظت قلزم سے آگے نکل گئے اور

اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے لشکر کو سمندر میں غرق کر دیا۔ جب حضرت موسیٰ اپنی قوم کولیکر سینا کے بیابان میں پہنچے۔ تو خدا تعالیٰ نے آپؑ کو کوہِ سینا (طور) کی چوٹی پر بلایا اور چالیس رات کے بعد توریت کے بنیادی احکام عطاء فرمائے۔ آپکے چھوٹے بھائی حضرت ہارونؑ کو بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی دعا کے مطابق آپکے مددگار اور تابع نبی کا مقام عطا فرمایا۔

قوم بنی اسرائیل شروع سے حضرت موسیٰؑ کی نافرمانی کرتی رہی اور کبھی بھی توریت کی تعلیم کو نہیں اپنایا۔ اس لئے خدا نے انہیں قرآن میں نافرمان اور ذلیل بندر کا خطاب بھی دیا اسی وجہ سے حضرت موسیٰؑ سے جو ملک کنعان کی فتح کا وعدہ خدا تعالیٰ نے کیا تھا وہ چالیس سال تک ٹل گیا اور آپؑ کو اپنی قوم کے ساتھ بیابانوں میں ٹھوکریں کھانی پڑیں۔ اسی حالت میں آپ کی وفات بھی ہوگئی۔

حضرت موسیٰؑ کی وفات کے بعد حضرت یوشع بن نون کو خدا تعالیٰ نے کھڑا کیا اور اسکے ذریعہ سے ملک کوہستان پر بنی اسرائیل کو فتح عطاء فرمائی اسکے بعد یہود کو کھڑا کیا جسکے ذریعہ سے کنعانیوں کے ملک یروشلم پر فتح عطاء فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس قوم میں حضرت موسیٰؑ کے بعد یوشع۔ سموٴعیل۔ عزرا۔ ایوب۔ حضرت داوٴد۔ حضرت سلیمان۔ حزقیل۔ دانیال۔ یوناہ۔ زکریا ہارون ملاکی وغیرہم انبیاءؑ کے ذریعہ شریعت توریت کا قیام فرمایا۔ حضرت داوٴد اور حضرت سلیمانؑ حضرت موسیٰؑ کے دو عظیم انبیاء گزرے ہیں۔ حضرت داوٴدؑ قریباً 912 سال ق م۔ پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے اپنی قوم کو دینی و دنیاوی دونوں لحاظ سے غیر معمولی ترقی دلائی۔ اور بڑے بڑے ملکوں پر فتح عطا فرمائی۔ آپکا دور حکومت بنی اسرائیل کیلئے سنہرا دور تھا۔ آپ کے بعد آپ کے بیٹے حضرت سلیمانؑ بادشاہ بنے۔ آپ نے یروشلم کو مقدس مقام قرار دیا اور بڑی بڑی عبادت گاہیں تعمیر فرمائیں۔ ان عبادت گاہوں کو ہیکل سلمانی کہا جاتا ہے۔ آپ کے دور کو بنی اسرائیل کیلئے امن وسلامتی کا دور مانا جاتا ہے۔ قریباً 586 سال ق۔م بابل کا بادشاہ بخت نصر نے ارض مقدس پر حملہ کر کے اس کو تہس نہس کر ڈالا۔ تمام یہودی سرداروں کو قید کر دیا۔ اکثر یہودی قبائل وہاں سے ہجرت کر گئے۔ اس دور میں بعض قبائل یہودیوں کے ایران و افغانستان ہوتے ہوئے کشمیر پہنچ گئے اور وہیں آباد ہو گئے۔ قریباً 63 سال ق۔م میں ارض مقدس اور تمام یہودی علاقے رومیوں کے قبضے میں آ گئے اور رومیوں نے یہودیوں کو پوری طرح اپنے ماتحت کرلیا۔

یہودیوں کے فرقے :- ابتداء میں یہودیوں کے صرف دو فرقے ہوا کرتے تھے: (۱) صدوق (اس کی راہنمائی بیت المقدس کے پجاری کیا کرتے تھے) (۲) فریسی

صدوق فرقہ کے لوگ مذہب سے زیادہ سیاست و دنیاوی امور میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کے برعکس فریسی فرقہ والے مذہبی امور پر زیادہ زور دیتے تھے اور مذہبی آزادی اور رواداری کے حصول کے خواہاں تھے۔ اور توریت کے حکموں کی پابندی کرتے تھے۔ بعد میں فریسی سے ایک اور فرقہ پیدا ہوا جسے جلوت کہتے ہیں (Zealots)۔ یہ فرقہ آزاد بنی اسرائیل حکومت کا زبردست حامی تھا۔ اسی طرح ایک اور فرقہ اسینی (Essenes) ہے جو مذہبی رواداری، امن اور صلح کاری کا زبردست حامی تھا۔

آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے وقت تک یہودیوں کے 72 فرقے بن چکے تھے۔ اور یہ تمام فرقے آمد مسیح کے منتظر تھے کہ وہ تمام یہودیوں کو رومیوں سے آزاد کرائیگا اور دنیا میں یہودیوں کی حکومت ہوگی۔

یہودی مذہب کی تعلیمات کا خلاصہ:-

(1) توریت کے دس احکام: (۱) خدا کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرو۔ (۲) سبت کا احترام کرو۔ (۳) والدین کا احترام کرو۔ (۴) قتل نہ کرو۔ (۵) زنا نہ کرو۔ (۶) چوری نہ کرو۔ (۷) اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دو۔ (۸) اپنے پڑوسی کی بیوی یا کسی چیز کی لالچ نہ کرو۔ (۹) بت پرستی نہ کرو۔ (۱۰) جھوٹی قسم خدا کے نام پر نہ کھاوٴ۔

(2) عقیدہ توحید: "سن اے اسرائیل! خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے

۔تو اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے خداوند اپنے خدا سے محبت رکھ
۔" (استثناء باب 6- آیت 5-4)
(3) شرک کی تردید: ''میرے آگے تو اور معبودوں کو نہ بنا'' ''تو اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنا'' (استثناء باب 5 آیت 8-7)
(4) قربانی کے متعلق: "لعنت ہے اس دغاباز پر جس کے غلّہ میں نر ہے پر خداوند کے لئے عیب دار جانور کو نذر مان کر گزارتا ہے۔ کیونکہ میں شاہ عظیم ہوں۔ اور قوموں میں میرا نام مہیب ہے۔"
(ملاکی- باب 1 آیت 14)

یہودیت کی مشہور کتب: (1) توریت Torah: اسکے پانچ فصل ہیں ۱۔ پیدائش ۲۔ خروج ۳۔ احبار ۴۔ گنتی ۵۔ استثناء
(2) سلاطین (3) تواریخ (4) زبور (یہ کتاب حضرت داؤدؑ پر اتاری گئی تھی) (5) طالمود اسکے دو حصے ہیں: ا۔ یروشلم کا ترجمہ ۲۔ بابل کا ترجمہ

یہودیوں کے بعض اہم تہوار و تقریبات: (1) سبت Sabbath: اس دن کو آرام کے دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔
۔توریت میں ہے: "یاد کر کے تو سبت کا دن پاک منانا چھ دن تک تو محنت کر کے اپنا سارا کام کاج کرنا۔ لیکن ساتوں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے۔ اس میں نہ تو کوئی کام کرنہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی۔"
(2) عید فصح: یہ عید قوم بنی اسرائیل کے مصر سے بچ کر نکلنے اور ایک قوم کی حیثیت حاصل کرنے کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔ یہ بہار کے موسم میں منائی جاتی ہے۔
(3) سوکوت Sukkoth یہ عید قوم بنی اسرائیل کے مصر سے ہجرت کے چالیس سال تک بیابان میں بھٹکنے کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ یہ ستمبر۔ اکتوبر میں منائی جاتی ہے۔
آخر میں اللہ تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ وہ قوم بنی اسرائیل کو اسلام اور احمدیت کو جلد اپنانے کی توفیق دے۔ آمین۔

She
COLLECTIONS
KANNUR
Fort Road
Ph.: 0497 - 2707546
South Bazar
Ph.: 0497 - 2768216

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

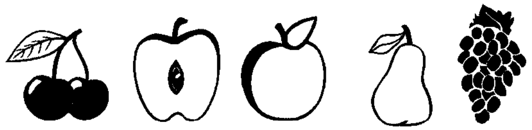

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9419049823, 9906722264

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

چار چیزیں آپ کو پریشان یا بیمار کرتی ہیں:

(۱) زیادہ باتیں کرنا۔(۲) زیادہ سونا۔(۳) زیادہ کھانا۔(۴) زیادہ لوگوں سے میل جول۔

چار چیزیں آپ کو ختم کرتی ہیں:

(۱) پریشانی۔(۲) غم ۔(۳) بھوک ۔(۴) دیر سے سونا۔

چار چیزوں سے چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے اور خوشیاں چلی جاتی ہیں:

(۱) جھوٹ بولنا ۔(۲) عزت نہ کرنا یا کسی غلط چیز پر بھی اصرار کرنا۔(۳) بغیر معلومات اور بغیر جانتے ہوئے بحث کرنا۔(۴) کسی غلط چیز کو بیباقی سے بغیر کسی خوف کے کرنا۔

چار چیزوں سے چہرے کی رونق بڑھ جاتی ہے:

(۱) پرہیزگاری۔(۲) وفاداری ۔(۳) رحم دلی۔(۴) دوسرے کے کہے بغیر اس کی مدد کرنا۔

چار چیزوں سے رزق کی فراوانی رک جاتی ہے:

(۱) صبح فجر سے طلوع آفتاب تک سونا۔(۲) نماز نہ پڑھنا یا پابندی سے نہ پڑھنا۔(۳) سستی کرنا۔(۴) دھوکا دینا۔

چار چیزوں سے رزق بڑھتا ہے:

(۱) راتوں کو اُٹھ کر عبادت کرنا۔(۲) بہت زیادہ پشیمان ہونا (اپنے گناہوں پر)۔(۳) مستقل خیرات کرنا۔(۴) ذکر کرنا، اللہ تبارک وتعالیٰ کو یاد کرنا۔

شکریہ

مکرم مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر مشکوٰۃ نے ماہ نومبر میں صوبہ جھارکھنڈ، بہار اور بنگال کا دورہ کیا۔ جملہ مبلغین کرام، قائدین کرام اور خریداران مشکوٰۃ نے موصوف کا بھرپور تعاون کیا۔ دفتر مشکوٰۃ پرخلوص تعاون پیش کرنے والے تمام احباب کا شکر گذار ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزء. (مینیجر مشکوٰۃ)

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

Love For All Hatred For None
Sk.Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel
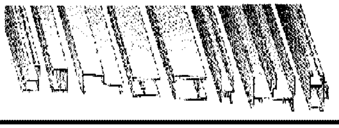
Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

ہر دُعا ضرور قبول ہوتی ہے

(مولانا ابو العطاء جالندھریؒ)

''شاید یہ عنوان آپ کو عجیب معلوم ہوگا۔۔۔لیکن درحقیقت یہ تعجب کی بات نہیں۔اصلیت یہی ہے کہ کوئی بھی دعا جو دردِ دل اور جذب پر مشتمل ہو ردّ نہیں ہوسکتی خواہ اس کا کرنے والا نبی ہو یا ولی۔کس طرح سے ممکن ہے کہ ارحم الراحمین خدا بندہ کی گریہ وزاری اور آہ وبکا کو محض رائیگاں بنا دے۔لیکن بایں ہمہ یہ بھی درست ہے کہ ہر دعا اپنی ظاہری صورت پر پُوری ہونی ضروری نہیں۔ان دونوں بیانات میں تطبیق سمجھنے کے لئے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ ذیل حدیث غور سے پڑھیئے۔حضورؐ فرماتے ہیں:۔

''مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو اللّٰهَ بِدُعَاءٍ اِلَّا اسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِمَّا اَنْ يُّعَجَّلَ لَهٗ فِي الدُّنْيَا وَاِمَّا اَنْ يُّدَّخَرَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يُّكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ بِقَدَرِ مَا دَعَا۔''

ترجمہ: کوئی بندہ اللہ سے کوئی دعا نہیں کرتا مگر وہ اس کے لئے منظور کی جاتی ہے پس یا تو وہ مطلوب اس کو جلد دنیا میں دیا جاتا ہے یا وہ اس دعا کرنے والے کے لئے آخرت میں بطور ذخیرہ جمع کی جاتی ہے یا پھر اس کے گناہ بقدر دعا معاف کردیئے جاتے ہیں۔''

(ترمذی ابواب الدعوات جلد 2صفحہ200)

''گویا دعا تو ہر ایک منظور ہوتی ہے مگر اس منظوری کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔کبھی وہ چیز بعینہٖ دے دی جاتی ہے اور کبھی اس دعا کی منظوری کا صرف یہ مطلب ہوتا ہے کہ آخرت میں اجر ملے گا۔یا بندہ کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔بہرحال اس صورتِ حال کو مدنظر رکھ کر یہ کہنا کہ کوئی بھی دعا ردّ نہیں ہوتی بالکل درست ہے۔اور ظاہری صورت کو زیرنظر رکھتے ہوئے یہ کہنا کہ انبیاء کرام کی بعض دُعائیں بھی شرفِ قبولیت حاصل نہیں کرسکتیں، بھی ٹھیک ہے۔ولو لا الاعتبارات لبطلت الحکمۃ۔

اس حدیث کے ماتحت ہم اس امر کے قائل ہیں کہ ہر ایک دُعا مقبول ہوتی ہے لیکن جس طرح ماں کا پیارا بچہ سانپ کے پکڑنے یا آگ سے کھیلنے کے لئے روتا ہے' ماں باوجود پیار ومحبت کے اس کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتی بلکہ اس کے کھیلنے کیلئے دوسرے کھلونے دیتی ہے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ بعض دعاؤں کو جو عام اوقات میں ہوتی ہیں اپنی مصلحت کے ماتحت دوسرے رنگ میں پُورا کردیتا ہے اور ظاہری صورت میں پورا نہیں کرتا۔۔۔بندہ کا یہ حق نہیں کہ کہے کہ میری ہر دعا منظور ہونی چاہئے یا فلاں دعا کیوں منظور نہیں ہوئی

ع

رموزِ مملکت راخسرواں دانند

بطور حق کے کسی بھی انسان کی دعا کی منظوری ضروری نہیں۔خداوند مالک ہے اور بندے ناچیز مخلوق۔اس کی شانِ قہاریت اور سطوت کے آگے کسی کو دم مارنے کی جگہ نہیں لیکن اس کے رحم نے تقاضا کیا کہ اس کے پیاروں کو خاص نشان دیا جائے۔چنانچہ اس کی قدیم سے سنت رہی ہے کہ جب دشمن اسکے مقبولوں کو مردُود اور مخذول ثابت کرنے کے لئے بذریعہ دعا ان کا مقابلہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اپنے مقبولوں کی سُنتا ہے۔مباہلہ کی صورت میں وہ ہمیشہ صادق کی نداء پر غیر معمولی خوارق ظاہر فرماتا ہے۔جیسا کہ آیت

قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ كُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآءَ كُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ O

(اٰلِ عمران رکوع 6)

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عام دشمن آپؐ کے بعد بھی جیتے رہے۔مگر جس شخص نے بذریعہ دعا آپ کی ہلاکت چاہی اور اس کو آپؐ کے کذب کی دلیل بتایا گیا جیسا کہ جنگ بدّر کے موقع پر ابوجہل نے بددعا کی تھی اَللّٰهُمَّ مَنْ كَانَ مِنَّا كَاذِبًا فَاَحِنْهُ فِيْ هٰذَا الْمَوْطِنِ تو وہ ضرور آپؐ کے سامنے ہلاک ہوا۔۔۔

یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ جب کسی دعا میں دشمنوں سے مقابلہ ہوتا ہے تو ضرور صادقین کی دعا سنی جاتی ہے اور جس طرح وہ چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ اسی طرح ظاہر فرماتا ہے۔مگر عام حالات میں ان کی بھی بعض دعاؤں کو بصورتِ ظاہر

مستتر دفرماتا ہے تا اہلِ دنیا پر ان کی خوئے تسلیم ورضا کا بھی اظہار ہو۔

ہماری اس تحریر میں جہاں جہاں یہ ذکر ہے کہ انبیاء کی بعض دعائیں بھی پوری ہونی ضروری نہیں' یا پوری نہیں ہوئیں وہاں ان کا ظاہری صورت اور مطلوبہ رنگ میں نہ پورا ہونا ہی مراد ہیں۔ ورنہ بلحاظ حقیقت خدا کے پیاروں کی ہر دعا مقبول ہوتی ہے۔ تدبّر فیه فانّه بحثٌ لطیفٌ۔" (تفہیماتِ ربّانیہ صفحات 416,412,411)

(مرسلہ: عطاء الٰہی احسن غوری نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

Thajudheen (HRD Consultant)
9349159090

Job/Enquiry : 0491-2521347
Staff Needs : 0491-2908556
: 0491-3269090
Off. Manager : 9388006615

Trust in God

Believe yourself

INDUS
HRD CONSULTANCY
2nd Floor, Mini Complex, Near K.S.R.T.C Palakkad, Kerala
e-mail : contact@indushrd.com, industhaj@yahoo.com
Web site : www.indushrd.com
For OFFICIAL COMMERCIAL, INSTITUTIONAL, INDUSTRIAL JOBS & SUITABLE STAFF FOR EMPLOYEES

Shop: 0497 2712433
: 0497 2711433
Mob. : 9847146526

JUMBO
BOOKS
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)
FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

Cell : 09886083030
زبیر احمد شحنہ
ZUBER

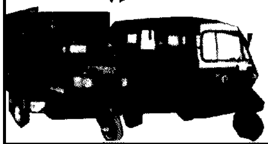

Engineering Works
Body Building All Types of
Welding and Grill Works
HK Road - YADGIR-585201
Dist. Gulbarga - Karnataka

Mansoor
✆9341965930
Love for All Hatred For None
Javeed
✆9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines
TRANSPORTERS & FLEET OWNERS
Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:
Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal
Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu,
Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☎: 22238666, 22918730

واقفین نَوْ اور ہماری ذمہ داریاں

(از وجاہت احمد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (سورہ آل عمران:۳۶)

صد شکر ہے خدایا صد شکر ہے خدایا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
یہ دن چڑھا مبارک مقصود جس میں پائے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اللہ تعالیٰ کے شکر کے جذبات سے لبریز دل کے ساتھ یہ کلمات تشکر پڑھ رہا ہوں کہ اس نے خاکسار کو اس مقدس موضوع تحریک وقف نو اور ہماری ذمہ داریاں پر کچھ تحریر کرنے کی توفیق بخشی ہے۔حتی الوسع اس موضوع پر روشنی ڈالنے کی کوشش کرونگا۔وباللہ التوفیق۔وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

تحریک وقف نو وہ بابرکت تحریک اور جوئے شیریں ہے جس کی بنیاد 13/اپریل 1987ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے باذن الٰہی رکھی۔

اس موقعہ پر آپ نے فرمایا:

’’اگلی صدی کے حقیقی استقبال کی اہلیت پیدا کرنے والی ایک نہایت مبارک تحریک کیلئے آئندہ سالوں میں پیدا ہونے والے بچوں کو خدا اور اس کے دین کی خاطر ابھی سے وقف کریں تا کہ واقفین بچوں کی ایک عظیم الشان فوج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کی غلام بن کر اگلی صدی میں داخل ہو رہی ہو یہ ایک تحفہ ہے جو ہم نے اگلی صدی کے لئے خدا کے حضور پیش کرنا ہے جماعت کا ہر طبقہ اس تحفہ کے لئے تیار ہونا چاہئے۔دنیا بھر میں بلا استثناء جماعت کے ہر طبقہ سے لکھوکھا واقفین زندگی آنے چاہئیں۔آئندہ صدی میں دین حق کو بکثرت ہر جگہ پھیلانے کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ واقفین درکار ہونگے۔(خطبہ جمعہ 3/اپریل 1987ء)

وقف کا مضمون ایک مومن کی زندگی سے گہرا ربط رکھتا ہے اسلام کا مطلب ہی اپنے آپ کو کلیۃً خدا کے سپرد کرنا اور اس کے سب حکموں کی اطاعت کرنا ہے پس ایک مومن جب اس انداز میں زندگی بسر کرتا ہے تو وہ ایک لحاظ سے واقف زندگی شخص کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا

قرآن شریف میں اس رنگ میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

(سورۃ البقرہ آیت:......)

یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے تو وہ حقیقی رنگ میں محسن ہے اس کا اجر اس کے رب کے حضور ہے اس وقت نہ وہ غمگین ہونگے اور نہ ان پر کوئی خوف ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

اسلام کی حقیقت نہایت اعلیٰ ہے اور کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہل اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود مع اس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نہ کر دیوے اور اپنی انانیت سے مع اس کی جمیع لوازم کے ہاتھ اُٹھا کر اسی کی راہ میں لگ نہ جاوے۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۰،۶۱)

یوں تو آدم تا ایں دم ایک لاکھ چوبیس ہزار فرستادگان الٰہی دنیا میں گزرے اور ان میں سے ہر ایک خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرنے والا تھا مگر ایک ابراہیمی قربانی ہے جو ضرب المثل بن گئی اس کامل لِلّٰہی وقف کا ذکر

اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے :

ابراہیم وہ تھا جس نے وفا کا حق ادا کر دکھایا جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم سے کہا اپنا سب کچھ خدا کے سپرد کرتے ہوئے اس کا کامل فرمانبردار ہو جا تو اس نے ایسا ہی کیا اور کہا میں نے اپنا سب ربّ العالمین کو سونپ دیا ہے۔

گویا وہ خود تو کامل فرمانبردار تھا ہی مگر تنہا نہ تھا ان کی بیوی ہاجرہ بھی تھی جس نے عورت زاد ہو کر اپنے معصوم لختِ جگر کے ساتھ جنگل میں ڈیرہ ڈالنا محض خدا کی خاطر قبول کیا۔اسی کے ساتھ اپنے باپ کے نقش قدم پر چلنے والا اسماعیل بھی تھے کہ جب ابراہیم نے کہا کے اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں تم بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے وفا کا پتلا گویا ہوا اور کہا اے ابا حضور وہی کیجئے جو آپ کو حکم دیا جاتا ہے اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے ضرور صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

وقف کرنا جاں کا ہے کسب کمال
جو ہیں صادق وقف میں ہیں بے مثال

یہ تھے ابراہیمی امت کے وہ نابغہ روزگار وجود جن کے بارہ میں خدا نے گواہی دی کہ ابراہیم کے سب سے زیادہ قریب وہ ہیں جنہوں نے اس کی پیروی کی اور پھر یہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے اس کی پیروی کی اور پھر وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے اور اللہ ایسے مومنوں کا دوست ہے۔

ہم کتنے خوش قسمت ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے غلام مہدی دوران کے صدقے آج پھر ابراہیمی قربانی کے وارث بنائے گئے۔

امت مصطفیٰ ہونے کے ناطے آج ہمارے سامنے قربانی کے عظیم معیار اور اطاعت و وفا کے بہت بلند مینار ایستادہ ہیں۔آج ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم یہ الفاظ قربانی کے ساتھ آگے بڑھیں کہ

میرا دل کرتا ہے میں خدا کی راہ میں قربان کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر اس کی راہ میں جاں نذر کروں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر اس کی خاطر جان فدا کر دوں۔اور خدا کے حضور یہ نذرانہ پیش کریں۔

قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (سورۃ الانعام:163)

تو کہہ دے یقیناً میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا صرف اور صرف رب العالمین خدا کیلئے ہے۔

صحابہ کرام کے اندر یہ وقف کی روح کی حساسیت کس درجہ تک پہنچی ہوئی تھی اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ ایک جنگ کے موقع پر ایک صحابی کے جسم پر نیزہ یا تیر لگ گیا۔ساتھی صحابی نے یہ نیزہ یا تیر نکالنا چاہا لیکن وہ صحابی کراہ اُٹھے۔صحابہ پریشان ہوئے کہ اگر یہ تیر نہیں نکالا گیا تو زہر بدن میں پھیل جائے گا اور اس کے نتیجہ میں موت یقینی ہے۔اس صحابی نے خود ہی تجویز پیش کی کہ میں دو رکعت نفل پڑھتا ہوں نماز کے دوران اس تیر کو میرے جسم سے نکال دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا جب وہ نماز میں محو ہو گئے تو تیر بدن سے نکالا گیا اور تب اُن کے منہ سے ایک آہ بھی نہ نکلی۔

یہ ہے وہ مقام جو اللہ تعالیٰ کے لئے فنائیت اور محویت میں ان کو حاصل تھا اور ہر ایک واقف زندگی کے لئے تحریک ہے۔چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ کے اس کردار کے بارے میں فرماتے ہیں۔

صحابہ کرام کے تعلقات بھی تو آخر دنیا سے تھے ہی۔جائیدادیں تھیں، مال تھا، زر تھا مگر ان کی زندگی پر کس قدر انقلاب آیا کہ سب کے سب ایک ہی دفعہ دستبردار ہو گئے اور فیصلہ کر لیا اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ الانعام)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یہ بچے قربانی کے مینڈھے سے بہت زیادہ عظمت رکھتے ہیں اور ان کے ماں باپ کو اس سے بہت زیادہ محبت سے ان کو خدا کے حضور پیش کرنا چاہئے جتنی محبت سے خدا کی راہ میں بکرا ذبح کرنے والا اس کی تیاری کرتا ہے۔

نیز فرمایا:

واقفین نو کو بچپن ہی سے متقی بنائیں اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجے میں ان کے دل

دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں پوری توجہ ان پر اسی طرح دیں کہ ایک بہت عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جارہا ہو اور اس طرح ان کے دل میں تقویٰ بھر دیں کہ یہ براہِ راست خدا کے ہاتھ میں کھیلنے لگ جائیں۔اس پر خدا ان کی خود ہی نگہداشت کرتا ہے جیسے مسیح موعود کی کی۔آپ فرماتے ہیں۔

ابتداء سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثل طفل شیر خوار

پس ایک راہ اور صرف ایک راہ ہے کہ ہم واقفین کو اپنے تقویٰ کے معیار کو اعلیٰ سے اعلیٰ بنانا ہوگا اور اپنے آپ کو اس قابل بنانا ہوگا کہ خلیفہ وقت اور جماعت جس حال اور جس وقت ہم سے جس خدمت کا مطالبہ کرے ہم لبیک یا سیدی لبیک کا نظارہ پیش کرتے ہوئے فوج در فوج حاضر ہوجائیں اور خلیفہ وقت کی اطاعت میں سرنگوں ہوکر آپ کے ارشاد پر اُترنا ہوگا جو کہ یہ تھا

واقفین کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور خشوع وخضوع کے ساتھ یہ بارگاہ رب العزت میں دعا کریں کہ اے ہمارے پیارے اللہ ہمارے والدین نے اپنے لخت جگر کو تیری راہ میں قربان کردیا ہے صرف اس خلوص نیت سے کہ وہ تیری بھٹکتی ہوئی مخلوق کو راہ راست پر لائیں اور ان کی خدمت کریں۔اے اللہ تو ہمیں ہمارے والدین کی توقعات اور خواہشات پر پورا اُترنے والا بنا کہ تُو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔آمین۔

احمدی اُٹھ کہ وقت خدمت ہے
یاد کرتا ہے تجھ کو رب عباد
خدمت دین ہوئی ہے تیرے سپرد
دور کرنا ہے تو نے شر و فساد
تجھ پہ ہے فرض نصرت اسلام
تجھ پہ واجب ہے دعوت و ارشاد
فتح تیرے لئے مقدر ہے
تیری تائید میں ہے رب عباد

آخر میں ان دعائیہ کلمات کے ساتھ اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

ضروری اعلان

والد محترم حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت تریسٹھ سال سلسلہ حقہ کی خدمات بجالانے کے بعد 26 اگست 2009ء کو اپنے خالق حقیقی کو پیارے ہوگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون

امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بروح القدس نے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اگست 2009ء میں آپ کے اوصاف حمیدہ کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے آپ کو سلطان نصیر، روشن وجود اور تاریخ احمدیت کا ایک باب قرار دیا ہے۔ یہ عاجز اُن کی سوانح اور سیرت پر مشتمل کتاب مرتب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔نیز اُن کی قلمی ولسانی نوادارت کو جمع کرنے کی بھی خواہش ہے۔وباللہ التوفیق۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہیکہ ازراہ کرم ان کی یادوں پر مشتمل واقعات اگر ضبط تحریر میں لاکر عاجز کو بھجواسکیں تو یہ اُن کیلئے بہترین خراج تحسین ہوگا۔نیز ان کی تصاویر، آڈیو وڈیو کیسٹ، خطوط، مسودات اور دیگر مواد موجود ہو تو ان کی کاپیاں ارسال فرمائیں یا اصل بھجواسکیں تو بعد استعمال بحفاظت واپس پہنچادی جائیں گی۔اسی طرح وفات پر چھپنے والے آرٹیکلز کی بھی ضرورت ہے۔کوئی مشورہ اگر آپ کے ذہن میں ہو تو اس سے بھی نوازیں۔اس اہم معاملہ میں علمی اور عملی معاونت پر خاکسار بے حد مشکور ہوگا۔

ڈاکٹر سلطان احمد مبشر
76 کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ چناب نگر (پاکستان)
فون نمبر: 6215646, 621298 47 92+
فیکس: 6213198 , 6212659 47 92+

ملکی رپورٹیں

گوداوری زون، آندھرا پردیش (از پی۔ایم۔رشید۔مبلغ سلسلہ) مورخہ 15 نومبر کو نماز تہجد سے گوداوری زون کا ایک روزہ تربیتی Camp بمقام جماعت احمدیہ کوتپلی نہایت ہی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔اس کیمپ میں ضلع کرشنہ،مغربی گوداوری،مشرقی گوداوری،گنٹور کے کل 35 جماعتوں سے صدر صاحبان اور دوسرے عہدیداران نے شرکت کی۔245 سے زائد انصار وخدام کے ممبران نے شرکت کی۔اس کیمپ میں اجرائے نبوت،ختم نبوت کی حقیقت ،صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام،نماز کے فوائد و اہمیت،خلافت کی ضرورت و اہمیت اور اسکی برکات،قرآن مجید کے فضائل و برکات ،احمدیت یعنی حقیقی اسلام،عہدیداران کی ذمہ داریاں،دعوت الی اللہ،مالی قربانی، کے موضوعات پر کل آٹھ (8) تقاریر ہوئیں۔خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی کے۔ٹی محمد علی صاحب، مولوی سالار صاحب،مولوی ریاض احمد صاحب۔مولوی سراج احمد صاحب،محبوب علی صاحب (زونل قائد ایسٹ گوداوری) احمد خان صاحب (نائب امیر گوداوری زون) مولوی صادق احمد صاحب نے تقاریر کیں۔اس Camp کو کامیاب بنانے میں مقامی صدر جماعت اور احباب ومستورات نے مخلصانہ تعاون دیا۔ایک مقامی ھندو دوست نے کیمپ کے لئے جگہ مہیا کی تھی۔اس کیمپ کیلئے تمام مبلغین و معلمین نے بھی خصوصی تعاون دیا۔ فجزاھم اللہ خیراً۔قابل ذکر بات یہ ہے کہ جماعت آنے سے قبل اس گاؤں کے مسلمان شراب پینے کے عادی تھے اور عیسائیت اور شرک کی طرف مائل تھے۔اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں نمایاں تبدیلی آگئی ہے۔مخالفین کی طرف سے کوشش ہو رہی ہے کہ کسی طرح یہاں قدم جمایا جائے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے افراد مضبوط ایمان پر قائم ہیں۔ان سب کی ثابت قدمی اور ایمان و اخلاص ووفاء میں ترقی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔تین مقامی اخبارات میں مع تصویر اس کیمپ کی خبریں شائع ہوئیں۔

امرتسر: (از عزیز احمد اسلم) ماہ نومبر میں خاکسار اور مکرم بوٹا محمد خانپور امرتسر سے جالندھر گئے جہاں پر ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔خاکسار نے تقریر کی۔فیروز پور میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔مختلف مضافات کا تربیتی دورہ کیا گیا۔مسجد احمدیہ خانپور امرتسر میں نماز عیدالضحٰی بھی پڑھائی گئی۔

چیلکیرہ۔کیرلہ: (از کے۔این شبیر احمد قاعد مجلس) مورخہ 6 دسمبر تا 13 دسمبر ہفتہ تبلیغ منایا گیا جس میں Vadakancheri کے مقام کو مرکوز کرکے روزانہ تین ٹیمیں علاقہ کے مختلف حصوں میں تبلیغ کرتی رہیں۔اس طرح کل 19 ٹیموں نے اس تبلیغی مہم میں حصہ لیا۔اس ہفتہ تبلیغ کے دوران مورخہ 12 اور 13 دسمبر کو عام تبلیغی جلسہ شہر میں رکھا گیا جس میں مبلغین کرام نے تقاریر کیں۔اسی دوران شہر میں ایک بک اسٹال بھی لگایا گیا جس کے ذریعہ بہت سارے افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔اس پروگرام کے ذریعہ تقریباً پانچ ہزار افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

یوپی: (از مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ) مورخہ 2 دسمبر کو خاکسار مکرم ظہیر احمد خادم ناظر دعوتِ الی اللہ اور مکرم عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولہ پور DG Poice صوبہ یوپی مکرم کرم ویر سنگھ سے ملنے ان کے آفس گئے موصوف کے ساتھ کافی دیر تک جماعت احمدیہ کے ذریعہ کی جانے والی خدمات کے موضوع پر تبادلہ خیال ہوا محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم نے موصوف کو جماعتی لٹریچر پیش کیا نیز مخالفین احمدیت کی طرف سے احمدیوں پر کئے جانے والے مظالم سے بھی آگاہ کیا گیا۔ان کے بعد مکرم برج لال آئی پی ایس سے ملاقات کی گئی۔موصوف کو جماعت کا پرانا تعارف ہے ایک گھنٹہ مختلف امور پر گفتگو ہوتی رہی۔اسی روز شام کو مکرم رضوان احمد ADG کرائم برانچ کی بیٹی کی شادی میں شمولیت کی گئی۔مورخہ 3 دسمبر کو کانپور کے IG Police مکرم بی پی یوگدند صاحب IPS سے بھی جماعتی وفد نے ملاقات کی اور جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔

گلبرگہ: (از عمران احمد ناظم اطفال) مورخہ 13 دسمبر کو اطفال کی کلاس لی

گئی اس کلاس میں مکرم فضلِ باری مبلغ سلسلہ نے اطفال کو قیمتی نصائح سے نوازا اور مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔اسی کلاس میں مختصر تربیتی اجلاس بھی منعقد کیا گیا جس کی صدارت محترم مبلغ صاحب نے کی۔

سوروزون،اُڑیسہ: (از عبدالودود خان زونل قائد) مورخہ 12 تا 20 دسمبر بھدرک میں ہندو سنگھٹن کی طرف سے لگائے گئے بُک فیئر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک بُک اسٹال لگانے کی توفیق ملی۔اس اسٹال پر مختلف زبان کے لوگ کثرت سے آئے اور خوشی کا اظہار کرتے رہے۔اس بُک اسٹال پر ضلع کے Collector،SP،MLA اور دیگر اعلیٰ عہدیداران روزانہ آتے رہے۔اس بُک فیئر میں روزانہ کسی نہ کسی topic پر کانفرنس ہوتی رہی اور اس سے قبل کوئز پروگرام ہوتا رہا جس میں ہزاروں افراد حصہ لیتے رہے۔اس کوئز میں جماعتی بُک اسٹال کی طرف سے بھی کچھ سوالات دئے جاتے تھے اور جواب دینے والوں کو جماعتی کتب تحفۃً دی جاتی تھیں۔کوئز ماسٹر ایک زیرِ تبلیغ ہندو دوست تھے جو جماعت کی طرف سے پیش کئے جانے والے سوالات کے ساتھ جماعت کا تعارف بھی کرتے تھے۔اس طرح سے ہزاروں افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچ جاتا تھا۔ایک روز کی کانفرنس میں جماعت کی طرف سے مکرم شرافت احمد خان صاحب نے مؤثر رنگ میں تقریر کی۔اس پروگرام کی خبریں مختلف اخبارات وغیرہ کو بھی بھجوائی جاتی رہیں۔اسی اس بُک اسٹال کے ذریعہ بہت سے لوگوں تک حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچایا گیا۔7200 روپے کی کتب فروخت کی گئیں۔تین ہزار سے زائد لٹریچر تقسیم کیا گیا۔اللہ تعالیٰ اس اسٹال کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔آمین

عثمان آباد: (از عبدالقیوم ناصر قائد مجلس) ماہ دسمبر میں ایک جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا۔تلاوت نظم کے بعد ڈاکٹر بشارت احمد صدر جماعت نے اطفال کے مابین انعامات تقسیم کئے اس کے بعد محترم صدر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا اور جلسہ برخواست ہوا۔

اسرانہ،پانی پت: (از ممتاز احمد معلم سلسلہ) مورخہ 5 دسمبر کو ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا مکرم تنویر احمد خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد، مکرم صغیر احمد طاہر نائب ناظر دعوت الی اللہ اور مکرم طاہر احمد طارق مبلغ انچارج ہریانہ نے اس جلسہ میں شرکت کی۔یہ جلسہ مکرم تنویر احمد صاحب خادم کی صدارت میں ہوا۔معززین نے مختلف تربیتی امور پر خطابات کئے۔

آندھرا پردیش: (از محمد مبشر احمد معتمد مجلس) مکرم تنویر احمد صاحب صوبائی قائد آندھرا پردیش اور صوبائی مجلس عاملہ کے ممبران نے امسال بھی گزشتہ سالوں کی طرح غریب مجالس میں عید منانے کا پروگرام بنایا۔اس پروگرام کے تحت مجلس کوتہ پلی میں نمازِ عید ادا کی گئی 6 بکروں کی قربانی دی گئی جن کا گوشت 7 مجالس کوتہ پلی ،اڈہ میلی، جوگنہ پالم، منڈور، گنگا گڈیم، میڈیا پالیم اور لنگا پالیم میں تقسیم کیا گیا۔ اور ویسٹ گوداوری میں بھی 6 بکروں کی قربانی دی گئی جن کا گوشت 10 مجالس وجئے رائی، تیڈلم، پیسرا، کروپاڑو، چیٹیالہ، دینڈلورو، پونگی، اڈروڈ، کرنی پاڑو اور اندرانگر میں تقسیم کیا گیا اسی طرح ایسٹ گوداوری میں 6 بکروں کی قربانی دی گئی جن کا گوشت چھ مجالس ونگلہ پڈی، راجپند راپورم، دنتی کورو، مرملہ، املہ پورم، گڈالہ میں تقسیم کیا گیا۔سرکل ورنگل میں بھی 6 بکروں کی قربانی دی گئی جن اک گوشت 8 مجالس چنور، کپلہ بندھم، پلی پاڑو، بلو پاڑو، وینکٹا گری، بنڈلہ پلی، کاسرلہ پہاڑ ،اورتم چیور میں تقسیم کیا گیا۔

Prop.: Zahoor Ahmad Cell : 94484 22334
HOTEL
HILL VIEW

Hill Road, Madikari - 571201 Ph.: (08272) 223808, 221067
e-mail : hillviewcoorg@yahoo.com

Ph.: 2769809
MBC Mustafa BOOK COMPANY
(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)
Fort Road, Kannur - 1

حصارِ حفظ واماں میں ہے ''کُلُّ مَنْ فِی الدَّار''

یہ ہم سے ہو نہ سکا مصلحت نباہ رکھنا
سجن سے پیار ، عدُو سے بھی رسم و راہ رکھنا
ترا جمال نگاہوں میں آکے یوں ٹھہرا
کہ پھر گوارا نہ تھا اور کسی سے چاہ رکھنا
رُخِ سحر کی تمنّا میں دل پہ کیا گزری
ستارۂ شبِ ہجراں کو تم گواہ رکھنا
دیارِ حُسن کی چاہت بکھر نہ جائے کہیں
یہ آرزو دل ناداں میں بے پناہ رکھنا
شب گمان جو آئے رہِ مسافرِ دل
دِیے یقیں کے اندھیروں میں گاہ گاہ رکھنا
ہمیں بھی صحنِ چمن میں ہے جستجوئے بہار
ہمارے نام بھی شامل یہ اِک گناہ رکھنا
حصارِ حِفظ واماں میں ہے ''کُلُّ مَنْ فِی الدَّار''
ہمیں ضرور نہیں اسلحہ و سپاہ رکھنا
سلگتے ذہنوں سے اٹھنے لگا ہے پھر سے دھواں
''امن کا پیام اور اِک حرفِ انتباہ''رکھنا
(ڈاکٹر فضل الرحمن بشیر۔موروگورو۔تنزانیہ)

قلمکار حضرات سے ایک گذارش

ہندوستان اور بیرونِ ہند کے تمام علم دوست اور قلمکار حضرات سے مودبانہ گذارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنے رشحاتِ قلم سے رسالہ مشکوٰۃ کی رونق بڑھائیں۔علمی، ادبی سائنسی مضامین لکھنے والے تمام احباب کرام مضامین لکھ کر رسالہ مشکوٰۃ میں اشاعت کے لئے بھجوائیں ۔ادارہ مشکوٰۃ مضامین لکھنے والے قلمکار احباب کی قلمی امداد کا ہمیشہ تہہ دل سے شکرگذار رہیگا۔ادارہ

کوئز کمپیٹشن برائے اطفال

سولات شمارہ ھذا

1: حضرت رسولِ کریم ﷺ نے کس صحابی کو اپنا بیٹا بنایا تھا؟
جواب:-----------------------------------

2: حدیث شریف ''السلام قبل الکلام'' کے کیا معنی ہیں؟
جواب:-----------------------------------

3: اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب.....۔اس شعر کا اگلا مصرعہ کیا ہے؟
جواب:-----------------------------------

4: حضرت ابوبکر کے والد کا نام کیا تھا؟
جواب:-----------------------------------

5: حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کس سن میں پیدا ہوئے؟
جواب:-----------------------------------

6: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کس سن میں مسند خلافت پر متمکن ہوئے؟
جواب:-----------------------------------

7: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا پورا نام کیا تھا؟
جواب:-----------------------------------

8: ہندوستان کے موجودہ Finance Minister کا نام کیا ہے؟
جواب:-----------------------------------

9: سب سے زیادہ one day کھیلنے والا کرکٹ کھلاڑی کون ہے؟
جواب:-----------------------------------

10: RBC کس کا مخفف ہے؟
جواب:-----------------------------------

نوٹ: جوابات اسی کوپن میں لکھ کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اڈیٹر کے پتہ پر ارسال کریں۔

نام طفل: نام والد:

عمر:

نام مجلس مع مکمل پتہ:

ضروری سرکلر

جلسہ ہائے جماعت احمدیہ و جماعتی تقاریب مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق اپنی اپنی جماعت میں منعقد کرنے کا اہتمام کریں اور کوشش کریں کہ ان تقاریب میں زیادہ زیادہ احبابِ جماعت شرکت کریں اور موقعہ کی مناسبت سے اس دن منعقد ہونے والی تقریب کے پسِ منظر پر روشنی ڈالی جائے تا کہ جماعت میں نئے شامل ہونے والے افراد اور خدام و اطفال کو اس کے متعلق بھرپور علم ہو جائے۔ تقریب کے بعد اس کی رپورٹ دفتر ہذا کو بھجوائیں؛

تفصیل تقاریب:

20 فروری: جلسہ یومِ مصلح موعودؓ

27 فروری: جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ (ہر تین ماہ میں ایک جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہونا چاہئے)

23 مارچ: جلسہ یومِ مسیح موعودؑ

27 مئی: جلسہ یومِ خلافت

1 جولائی تا 7 جولائی: ہفتہ قرآن مجید

اس کے علاوہ تربیتی اجلاسات بھی منعقد کریں۔ یومِ مصلح موعودؓ کی ابھی سے تیاری کریں۔

نوٹ: بالخصوص نئی جماعتوں میں ان تقاریب کا اہتمام کریں۔ ذیلی تنظیمات کو بھی اس میں شامل کریں۔ جزاکم اللہ (منیر احمد خادم ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

Samad Mob:9845828696

PORT

GENUINE BRAND
EXPORT SURPLUS

Silver Plaza Complex, Opp. Vijayabank, MEDIKERI

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 , +91 98301 30491
Tel : +91-33-22128310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

★ UK ★ IRELAND ★ FRANCE ★ USA ★
★ AUSTRALIA ★ NEW ZEALAND ★
★ MALAYSIA ★ SWITZERLAND ★ CYPRUS ★
★ SINGAPORE ★ CHINA(MBBS) AND MANY MORE
FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

★ Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
★ Comprehensive Free Counseling
★ Educational Loan Assistance
★ VISA Assistance
★ Travel And Foreign Exchange Arrangements
★ Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At......

PROSPER OVERSEAS
WE BUILD YOUR CAREER

PROSPER CONSULTANTS

www. prosperoverseas.com

For Placement Enquiries Visit: www.prosperconsultants.in

KANNUR CITY CENTRE

Fort Road, Kannur-Kerala, Phone : 0497-2702003, 2712138, 2706563
Fax : 0497-2767498, E-mail : city_centre@sancharnet.net

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860

Inta
Beauty Collection

Imp, Cosmetics & Immitation
Jewellary Leather & Fancy Bags,
School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854

Inta
Masroor Hosiery Foot Wear

A Diesinger Fancy Footwear for
Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A

Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

وصایا: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیّت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھذٰا کو مطلع کریں۔(سیکریٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر 20070:: میں شہناز بیگم زوجہ چوہدری محمد نسیم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 55 سال تاریخ بیعت 1975ء ساکن لکھنو ڈاکخانہ G228 ساؤتھ سیٹی لکھنو ضلع لکھنو صوبہ یو پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-25 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔مہر کی رقم 25000 روپے قابل ادا بذمہ خاوند۔زیورات طلائی۔ایک عدد ہار۔انگوٹھی تین عدد چین دو عدد ٹاپس ایک عدد بندے ایک عدد کڑے دو عدد۔کل وزن 7 تولے۔اندازاً قیمت موجودہ 84,000 روپے۔میرا گزارہ آمد از خورد ونوش 350 ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔چوہدری محمد نسیم　　العبد شہناز بیگم　　گواہ۔سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 20071:: میں کنور صابر علی ولد شان محمد مرحوم قوم ملکانہ پیشہ کاروبار عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن ساندھن ڈاکخانہ اچھینر ہ ضلع آگرہ صوبہ یو پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ڈیڑھ بیگہ زمین زرعی ہے جس کی قیمت اندازاً ساڑھے چار لاکھ روپے ہے۔ایک رہائشی مکان پرانا جس میں خاکسار اور ایک بھائی حصہ دار ہے قیمت اندازاً دو لاکھ روپے۔بنک میں جمع شدہ رقم تین لاکھ روپے۔میرا گزارہ آمد از تجارت سالانہ-60,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔ شمشاد احمد ظفر　　العبد۔کنور صابر علی　　گواہ۔عبد الوکیل

وصیت نمبر 20072:: میں آسیہ بشریٰ زوجہ ڈاکٹر ابصار احمد قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 33 پیدائشی احمدی ساکن راٹھ ڈاکخانہ راٹھ ضلع حمیر پور صوبہ یو پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-19 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔مہر کی رقم 31000 روپے قابل ادا بذمہ خاوند۔زیورات طلائی۔ہار دو عدد۔ایک عدد چین تین جوڑی کان کی بالیاں۔پانچ عدد انگوٹھی دو عدد چوڑیاں۔کل وزن 15 تولے۔نقرئی: دو عدد ہار۔دو جوڑی کان کی بالی۔تین جوڑی چوڑیاں۔تین جوڑی پازیب۔کل وزن 30 تولے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت 4000.00 ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔ابصار احمد　　العبد: آسیہ بشریٰ　　گواہ۔ابرار احمد

وصیت نمبر 20073:: میں ماسٹر ریاض احمد خان ولد کریم الدین (پھول سنگھ) قوم ملکانہ پیشہ ریٹائرڈ ٹیچر، کھیتی باڑی عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن ساندھن ڈاکخانہ اچھینرہ ضلع آگرہ صوبہ یو پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔9ہیکٹر زمین زرعی جس میں ایک بیوہ بھابی بھی شامل ہے اس زمین کی موجودہ قیمت 50 لاکھ روپے ہے۔اسی طرح ایک رہائشی مکان ہے جس کی موجودہ قیمت پچاس ہزار روپے ہے۔اس کے علاوہ خاکسار ماہوار-/3760 روپے پنشن لیتا ہے اور زرعی زمین سے ساٹھ ہزار روپے آمد ہوتی ہے۔کل ماہانہ آمد-/8760 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت سالانہ-60,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔ سفیر احمد شمیم　　العبد۔ریاض احمد خان　　گواہ۔ستار کاٹھات

وصیت نمبر 20074:: میں رفیع احمد ملکانہ ولد عزیز احمد ملکانہ قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن صالح نگر ڈاکخانہ برور ضلع آگرہ صوبہ یو پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ

آج مورخہ 08-03-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ایک 5 مرلہ کا پلاٹ قادیان اندازاً قیمت -/1,00000 مچھلی پالنے کے لئے ایک تالاب ہے جوکہ گورنمنٹ سے کرائے پر لیا ہوا ہے اندازاً سالانہ آمد 30,000 روپے بطور جماعتی ٹیچر خاکسار کو -/2800۔میرا گزارہ آمد ملازمت،تجارت سالانہ -63,600 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔شمشاد احمد ظفر	العبد۔رفیع احمد ملکانہ	گواہ۔سفیر احمد بھٹی

وصیت نمبر 20075:: میں وریشہ بیگم زوجہ رفیع احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن صالح نگر ڈاکخانہ برور ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-03-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔22 کیریٹ سونے کا ہار ایک عدد وزن 1.5 تولہ قیمت اندازاً 15,000 روپے۔سونے کی چوڑیاں دو عدد وزن دو تولے قیمت اندازاً 20,000 روپے۔سونے کی بالیاں دو عدد 5. تولہ قیمت اندازاً 5000 روپے۔سونے کی ایک انگوٹھی ایک عدد وزن 2.5 گرام قیمت اندازاً 2500 روپے۔کل میزان 42,000 روپے۔میرا گزارہ آمد از خوردونوش 4800 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔	گواہ۔سفیر احمد بھٹی	العبد: وریشہ بیگم	گواہ۔شمشاد احمد ظفر

وصیت نمبر 20076:: میں شوکت احمد ولد غزنی خان قوم احمدی پیشہ کاشتکاری عمر 56 سال پیدائشی احمدی ساکن ساندھن ڈاکخانہ ساندھن ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-04-10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔خاکسار کے پاس فی الوقت اڑھائی بیگھا زمین ہے جس کی قیمت اندازاً سات لاکھ پچاس ہزار روپے ہے۔اس کے علاوہ ایک رہائشی مکان ہے جس کی قیمت اندازاً ایک لاکھ روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ 1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔	گواہ۔ستار کاٹھات	العبد۔شوکت احمد	گواہ۔مزمل نیاز

وصیت نمبر 20077:: میں سلیم احمد ولد عید وبخش قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 46 سال تاریخ بیعت 1970ء ساکن بہوا ڈاکخانہ بہوا ضلع فتح پور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-04-23 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔خاکسار کے پاس ایک مکان ہے جو والد صاحب کی طرف سے ملا ہے اور ابھی والد صاحب کے نام ہے اس مکان کی اندازاً قیمت 80,000 روپے ہے اس کے علاوہ خاکسار کے پاس ایک چھوٹا مکان ہے اس کی موجودہ قیمت 40,000 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔عید وبخش	العبد۔سلیم احمد	گواہ۔بشیر احمد

وصیت نمبر 20078:: میں محمد شعیب سولیچہ ولد محمد زاہد سولیچہ قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 40 سال تاریخ بیعت 1988ء ساکن کانپور ڈاکخانہ کانپور ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-04-24 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔خاکسار کے پاس ایک رہائشی مکان واقع سول لائن کانپور میں ہے جس کی نصف ملکیت خاکسار کی اہلیہ کی ہے اس مکان کو رہائش کے قابل بنانے کے لئے صدر انجمن احمدیہ سے خاکسار نے 2006ء میں تین لاکھ روپے قرض حاصل کیا تھا جس میں اڑھائی لاکھ ابھی قابل ادا ہے۔اس کے علاوہ ایک لاکھ روپے کسی عزیز نے قرض حاصل کیا ہے۔اس طرح اس مکان پر کل تین لاکھ پچیس ہزار روپے قرض ہے۔اس مکان کی موجودہ قیمت اندازاً گیارہ لاکھ ساٹھ ہزار روپے ہے جس کی نصف قیمت کے حصہ جائیداد کی ادائیگی کا خاکسار ذمہ دار ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 6000 ہزار روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر

1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ۔سفیر احمد بھٹی العبد۔محمد شعیب سولیجہ گواہ۔منور احمد ناصر

وصیت نمبر 20079:: میں یاسمین خلیل زوجہ خلیل احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 42 پیدائشی احمدی ساکن کانپور ڈاکخانہ ہمایوں باغ چمن گنج ضلع کانپور صوبہ یو پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-24 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے حق مہر سات ہزار روپے ادا شد۔ طلائی زیورات: ہار دو عدد۔ ہاتھ کے کنگن دو جوڑی۔ جھومر ایک عدد۔ بر سلیٹ ایک عدد۔ نتھ ٹیکہ ایک عدد۔ گلو بند ایک عدد۔ انگوٹی دو عدد۔ لاکیٹ دو عدد۔ چین ایک عدد۔ ناک کے کوکے دو عدد۔ کل وزن 18.5 تولے۔ قیمت اندازاً 2,20,000 روپے۔ نقرئی زیورات: پائل دو عدد۔ پاتھ پھول دو عدد۔ کل وزن پانچ سو گرام اندازاً قیمت 10,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خوردونوش 500 ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ۔خلیل احمد العبد: یاسمین خلیل گواہ۔سفیر احمد

وصیت نمبر 20080:: میں مسرور خان ولد یوسف علی خان قوم احمدی پیشہ کھیتی باڑی عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن ادے پور کٹیا ڈاکخانہ گھسگا واں ضلع شاہجہاں پور صوبہ یو پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-05-03 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ خاکسار کے پاس چھ ایکڑ زمین ہے جس کی قیمت اندازاً۔۔۔ لاکھ روپے ہے اسی طرح ایک رہائشی مکان ہے جس کی قیمت اندازاً ڈیڑھ لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 1800 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ۔محمد سعادت اللہ العبد۔مسرور خان گواہ۔قمر الدین

وصیت نمبر 20081:: میں بشیر احمد ولد مبشر احمد مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ڈاکخانہ امروہہ ضلع امروہہ صوبہ یو پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-05-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ابھی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی ہے جائیداد ملنے پر خاکسار مجلس کارپرداز کو اطلاع کردے گا۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 3000 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔سید عبدالہادی کاشف العبد۔بشیر احمد گواہ۔سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 20082:: میں ڈاکٹر ابصار احمد ولد انوار احمد محمد قوم احمدی پیشہ ڈاکٹری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن راٹھ ڈاکخانہ راٹھ ضلع ہمیر پور صوبہ یو پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-19 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ابھی والد صاحب حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2000 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔انوار احمد محمد العبد۔ابصار احمد گواہ۔ابرار احمد

وصیت نمبر 20083:: میں روبی روحینہ زوجہ بشیر احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 26 پیدائشی احمدی ساکن بہوا ڈاکخانہ بہوا ضلع فتح پور صوبہ یو پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-23 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 3000 ہزار روپے۔ زیورات طلائی: منگل سوتر ایک عدد۔ دو جوڑے کان کی بالیاں۔ ایک عدد چین گلے کی۔ ایک عدد انگوٹھی۔ وزن کل دو تولے قیمت اندازاً 20,000 روپے۔ نقرئی: دو صد گرام پازیب قیمت اندازاً 4000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خوردونوش 300 ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا

کروں تو اس کی بھی اطلاح مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔ بشیر احمد　　العبد: روبی روحینہ　　گواہ۔ سلیم احمد

وصیت نمبر 20084:: میں قمر اقبال ولد ظفر السلام قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن بنارس ڈاکخانہ بنارس کینٹ ضلع بنارس صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-28 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ابھی والد صاحب حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 15000 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاح مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ۔ ظفر السلام　　العبد۔ قمر اقبال　　گواہ۔ سفیر احمد بھٹی

وصیت نمبر 20085:: میں سیدہ طالعہ نور زوجہ قمر اقبال قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 23 پیدائشی احمدی ساکن ورانسی ڈاکخانہ رانسی کینٹ ضلع ورانسی صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-28 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 90,000 روپے۔ زیورات طلائی: نو عدد انگوٹھی۔ پانچ جوڑی کان کی بالی۔ تین عدد ہار۔ ایک چین۔ ایک عدد نتھ۔ مانگ ٹیکا ایک عدد کل وزن۔۔۔۔ اندازاً قیمت۔۔۔۔ زیورات نقرئی: پائل تین عدد۔ نتھ ایک عدد۔ پانچ عدد بچھوا کل وزن۔۔۔۔ اندازاً قیمت۔۔۔۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 1500 ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاح مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔ قمر اقبال　　العبد: سیدہ طالعہ نور　　گواہ۔ سفیر احمد بھٹی

وصیت نمبر 20086:: میں احمد متین شاہد ولد عتیق الرحمان مرحوم قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن ورانسی ڈاکخانہ ورانسی کینٹ ضلع ورانسی صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-28 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ابھی خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاح مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔ ظفر السلام　　العبد۔ احمد متین شاہد　　گواہ۔ قمر اقبال

وصیت نمبر 20087:: میں کشور جہان زوجہ محمد عابد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 29 پیدائشی احمدی ساکن کانپور ڈاکخانہ طلاق محل کانپور ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-24 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر خاوند نے ادا کر دیا ہے۔ دس ہزار روپے۔ زیورات طلائی: ایک عدد ہار۔ دو جوڑی جھمکے کان کے۔ ایک عدد گلے کی چین۔ دو انگوٹھی۔ دو چوڑیاں۔ کان کے بوندے ایک جوڑی ایک جوڑی کل کے ٹیس کل وزن 3.5 تولے قیمت 30,000 روپے۔ زیورات نقرئی: دو جوڑی پازیب۔ ایک گلے کا ہار۔ دو ہاتھ کے پھول کل وزن 13 تولے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش 300 ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاح مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ۔ محمد عابد　　العبد: کشور جہان　　گواہ۔ سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 20088:: میں محمد سعید صدیقی ولد محمد اسماعیل صدیقی مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن کانپور ڈاکخانہ چمن گنج کانپور ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-20 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ خاکسار کے پاس دو مکان ہیں ایک مکان واقع طلاق محل مکان 97/181 دوسرا مکان واقع چمن گنج جس میں فی الوقت رہائش ہے مکان 97/79 ہے۔ اس کے علاوہ زرعی زمین 5. بھیگہ ہے جس میں دو حصے خاکسار کے بھائی محمد شیر صدیقی کے ہیں اور ایک حصہ میرا ہے اوّل الذکر مکان کی قیمت اندازاً ڈیڑھ لاکھ روپے ہے اور ثانی الذکر مکان کی قیمت اندازاً پانچ لاکھ روپے ہے۔ زمین کی موجودہ قیمت ایک لاکھ روپے ہے۔ یہ زمین پانچ سال سے کسی کاشتکار کے پاس ہے خاکسار کبھی دیکھنے بھی

نہیں گیا ہے اور نہ ہی ہر سال چک بندی کروائی گئی ہے۔اس لئے ممکن ہے کہ یوپی کے زمیندار قانون کے مطابق یہ زمین خاکسار کی ملکیت ہی نہ رہے۔اس لئے کوئی ماہانہ آمد بھی نہیں ہے بعد کی صورت حال سے مجلس کارپرداز کو اطلاع دی جائیگی۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 3000 ہزار روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔گواہ۔محمد انور صدیقی العبد۔محمد سعید صدیقی گواہ۔منور احمد ناصر

وصیت نمبر 20089:: میں محمد فرید انور ولد محمد سعید صدیقی قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن کانپور ڈاکخانہ چمن گنج کانپور ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-20 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔خاکسار کے والد حیات ہیں آبائی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی ہے۔البتہ خاکسار نے قادیان میں وائٹ اوینیو میں 4.5 مرلہ کا رہائشی پلاٹ خریدا ہے جس کی موجودہ قیمت دولاکھ پینسٹھ ہزار روپے ہے۔اس کے علاوہ خاکسار نے ایک لاکھ روپے کے یونٹ خریدے ہیں (mutual fund) جس کی قیمت گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔جب بھی یہ رقم واپس لوں گا اس کے مطابق اس کا حصہ ادا کردوں گا۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 6100 ہزار روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔گواہ۔محمد سعید صدیقی العبد۔محمد فرید انور گواہ۔سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 20090:: میں سیما سلطانہ زوجہ محمد فرید انور قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 28 پیدائشی احمدی ساکن کانپور ڈاکخانہ طلاق محل کانپور ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-20 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔حق مہر بذمہ خاوند 25,000 روپے زیورات طلائی: دوعدد ہار۔دوعدد کان کے بوندے۔دوعدد انگوٹھی۔ایک عدد چوڑی کڑے۔کل وزن سات تولے۔قیمت اندازاً 84,000 روپے۔زیورات نقرئی: دوسیٹ پائل۔دومکمل سیٹ۔کل وزن دوسوگرام۔قیمت اندازاً ساڑھے چار ہزار۔میرا گزارہ آمد از خوردونوش 500 ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔ محمد فرید انور العبد: سیما سلطانہ گواہ۔سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 20091:: میں انس احمد سولیجہ ولد قمر عالم سولیجہ قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن لکھنؤ ڈاکخانہ تروینی نگرا یکتا پورم ضلع لکھنؤ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-25 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔فی الوقت ننگل باغبان میں ایک مکان ہے جس کی موجودہ قیمت دولاکھ روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔قمر عالم سولیجہ العبد۔انس احمد سولیجہ گواہ۔سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 20092:: میں طلعت راشدہ زوجہ محمد عارف قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 38 پیدائشی احمدی ساکن لکھنؤ ڈاکخانہ علی گنج ضلع لکھنؤ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-27 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ ہزار روپے۔زیورات طلائی: ایک عدد ہار۔ایک عدد جھمکی۔ایک عدد انگوٹھی۔ایک چوڑی ٹاپس۔کل وزن تین تولے۔اندازاً قیمت 36,000 روپے۔زیورات نقرئی: ایک عدد پازیب۔وزن پچاس گرام۔اندازاً قیمت 500 روپے۔میرا گزارہ آمد از خوردونوش 500 ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔ محمد عارف عباس العبد: طلعت راشدہ گواہ۔سفیر احمد شمیم

Strange as it may sound, the evidence points towards one fact. The Holy Qur'an guided us by saying avoid interest because interest is such a curse that it is a danger for domestic, national and international peace. We have been warned that he who accepts interest will one day be as one whom Satan has smitten with insanity. So we Muslims have been warned in order to avoid such a situation, stop dealing in interest because the money that you get for interest does not enhance your wealth, although on the face of it may seem to you that it is increasing. Inevitably, a time comes when its true effects emerge. Furthermore, we have been cautioned that we are not allowed to enter into the business of interest, with the warning that if you do so, it will be a war against God.

This factor is obvious from today's credit crunch. In the beginning there were individuals who borrowed money to buy property; but before they could see ownership of the property they used to die burdened with the debt. But now there are governments that are burdened with debt and smitten as if with insanity. Large companies have become bankrupt. Some banks and financial institution have folded or been bailed out and this situation is prevailing in every country, regardless of its being rich or poor. You know better than I do about this crisis. The money of the depositors has been wiped off. Now it depends upon governments as to how and to what extent to protect them. But for the time being, the peace of mind of the families, businessmen and leaders of the governments in most countries of the world has all but been destroyed.

Does this situation not compel us to think that the world is heading to the logical conclusion whose warning was given to us well in advance? God knows better what the further consequences of this situation will be.

God Almighty has said: Come towards peace that can only be guaranteed when there is pure and wholesome trade and when resources are put into usage in a proper and fair manner.

Now I end these brief points of our teachings with a reminder that the true peace of the world lies only in turning towards God. May God enable the world to understand this point and only then will they be able to discharge the rights of others.

Finally, I am grateful to you all for coming here and listening to me.

Thank you very much.

**LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE**

M/S. ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

AEM

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis

KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221

Tel. : 0671 - 2112266

Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

Noor-ul-Mubeen Cell:9886294946
: 9902095153
Prop.

Sara foot wear

WHOLESAE & RETAIL

A complete family Showroom

Station Road, Yadgir, Dist. Gulbarga

bestowed on some classes of them to enjoy for a short time - the splendour of the present world - that We may try them thereby. ...' (Ch. 20:V. 132)

Greed for and envy of the wealth of others is a cause of increasing restlessness in the world. On a personal basis, keeping up with the Joneses, as the saying goes, has resulted in unending greed and destroyed social peace. Greedy competition on a national basis started and led to the destruction of world peace. This is proven by history and every sensible person can assess that the desire for the wealth of others causes envy and greed to grow and is the source of loss.

This is why God Almighty says that one should keep an eye on one's own resources and derive benefit from them. The effort to make territorial gains is for seeking the benefits of that territory's natural resources. The grouping of nations and the making of power blocs are to procure the natural resources of some countries. In this regard, a number of authors who had previously worked as advisors to governments have written books detailing how some of the countries endeavour to get control of the resources of other nations. How far these writers are truthful is best known to them, and God knows best, but the situation that emerges from reading these accounts causes serious anguish in the hearts of those who are loyal to their poor countries and a major reason for the growth in terrorism and the race for weapons of mass destruction.

Nowadays the world considers itself more sober, conscious and educated than in the past. Even in the poor countries there are such intelligent souls who have greatly excelled in education in their respective fields. Highly intellectual minds work together in large research centres of the world. Under such circumstances, one should have imagined that people would have joined together and tried jointly to end the wrong ways of thinking and the follies of the past that had resulted in animosities and had led to horrific wars. The God-given intellect and scientific progress should have been used for the betterment of humanity and for devising permissible methods of deriving benefit from one another's resources.

God has bestowed each and every country with natural resources that should have been fully utilised to turn the world into a haven of peace. God has gifted many countries with an excellent climate and environment for growing different crops. Had proper planning been adopted to use modern technology for agriculture, the economy would have strengthened and hunger could have been eliminated from the earth.

Those countries that have been endowed with mineral resources should be allowed to develop and trade at fair prices openly, and one country should benefit from the resources of the other country. So, this would be the right way, the way that is preferred by God Almighty.

God Almighty sends His messengers to the people so that they can show them the ways that bring people closer to God. At the same time, God says that there is complete freedom in matters of faith. According to our beliefs, reward and punishment will be after death as well. But under the system that God has set up, when any cruelty is inflicted on His creation and justice and fair play are ignored, then by the laws of nature, the after-effects can be seen in this world as well. Severe reactions to such injustice are observed and there can be no guarantee about the reaction being right or wrong.

The true way to conquer the world is that every effort should be made to give the poorer nations their due status.

A major issue today is the economic crisis of what has been termed as the credit crunch.

deeply, only one cause stands out; and it is that justice was not properly administered in the first instance. As a reaction, what was considered to be an extinguished fire turned out to be cinders that kept on burning slowly, eventually bursting into flames and enveloping the whole world a second time.

Today, restlessness is increasing and wars and actions to maintain peace are becoming the forerunners for another world war. Moreover, the present economic and social problems will be the source of aggravating the situation.

The Holy Qur'an has given some golden principles for establishing peace in the world. It is an established fact that greed causes enmity to grow. Sometimes it manifests itself in territorial expansion or the seizing of the natural resources or indeed in impressing the superiority of some upon others. This leads to cruelty, whether it is at the hands of merciless despots who usurp the rights of people and prove their supremacy in pursuit of their vested interests or it is at the hands of an invading force. Sometimes, the cries and anguish of the cruelly treated people call out to the outside world..

But be that as it may, we have been taught the following golden principle by the Holy Prophet of Islam, which is: help both the afflicted and the cruel.

The Companions of the Prophet enquired that whereas they could understand helping the afflicted, how could they help a cruel person? The Prophet responded by saying, 'By stopping his hand from committing cruelty because his excess in cruelty will make him worthy of God's punishment.' So out of mercy try to save him. This principle extends beyond the smallest fibres of society to the international level.

In this connection, the Holy Qur'an says:
'And if two parties of believers fight against each other, make peace between them; then if after that one of them transgresses against the other, fight the party that transgresses until it returns to the command of Allah. Then if it returns, make peace between them with equity, and act justly. Verily, Allah loves the just.' (Ch.49:V.10)

Though this teaching is about Muslims, yet by adhering to this principle, the foundation of peace on a worldwide basis can be laid.
In order to maintain peace, it has been explained at the outset that the foremost requirement is justice. And, despite abiding by the principle of justice, if efforts to make peace are unsuccessful, then unite and fight collectively against the party that has transgressed and continue till such a time that the transgressing party is ready to make peace. Once the transgressing party is ready to make peace, the requirement of justice is: Do not seek revenge, do not impose restrictions or embargoes. By all means, keep an eye on the transgressor but at the same time try and improve his situation.

In order to end the unrest prevalent in some countries of the world today - and unfortunately, some Muslim countries are prominent amongst them - it should be analysed in particular by those nations that have the power of veto, to determine whether or not justice has been properly dispensed. Whenever help is needed, the hands are stretched towards the powerful nations.

As I stated before, we bear testimony to the fact that the history of the British government has always upheld justice and this has encouraged me to draw your attention to some of these matters.

Another principle that we have been taught for restoring peace in the world is not to eye covetously the wealth of others. The Holy Qur'an says:
'And strain not thy eyes after what We have

the messengers sent by God, cannot say anything disrespectful against any of them; but we are very saddened when we hear baseless, untrue allegations against our Prophet.

Nowadays, when the world is getting divided into blocks; extremism is escalating; and the financial and economic situation is worsening, there is an urgent need to end all kinds of hatred and to lay the foundations of peace. This can only be done by respecting all kinds of sentiments of each other. If this is not done properly, honestly and with virtue, it will escalate into uncontrollable circumstances. I appreciate that economically sound Western countries have generously permitted the people of poor or under- developed nations to settle in their respective countries among whom are Muslims as well.

True justice requires that the sentiments and the religious practices of these people should also be honoured. This is the way by which the peace of the mind of the people can be kept intact. We should remember that when the peace of the mind of the person is disturbed then the peace of mind of the society is also affected.

As I said earlier, I am grateful to the British legislators and politicians for fulfilling the requirements of justice and for not interfering in this way. This, in fact, is the teaching of Islam that is given to us by the Holy Qur'an. The Holy Qur'an declares that:

There should be no compulsion in religion. (Ch.2: V.257)

This commandment not only counters the accusation that Islam was spread by the sword, but also tells Muslims that acceptance of faith is a matter between man and his God and you should not interfere in that in any way. Everyone is permitted to live according to his faith and to perform his religious rituals. However, if there are any practices done in the name of religion that harm others and go against the law of the land, then the law enforcers of that State can come into action, because if there is any cruel ritual being practised in any religion, it cannot be the teaching of any Prophet of God.
This is a fundamental principle for establishing peace at the local level as well as the international level.

Moreover, Islam teaches us that if as a result of your change of faith, any society, or group or a government tries to interfere in the observance of your religious practice, and thereafter the circumstances change in your favour, then always remember that you must carry no malice or ill-will. You should not think of taking revenge but should rather establish justice and equity.

The Holy Qur'an says:
"O ye who believe! be steadfast in the cause of Allah, bearing witness in equity; and let not a people's enmity incite you to act otherwise than with justice. Be always just, that is nearer to righteousness. And fear Allah. Surely Allah is aware of what you do." (Ch. 5: V. 9)

This is the teaching for peace in society. Never depart from justice even for your enemy. The early history of Islam shows us that this teaching was followed and all the demands of justice were fulfilled. I cannot give too many examples of this but history bears testimony to the fact that after the Victory of Makkah, the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) did not take any revenge from those who had tormented him but forgave them and allowed them to adhere to their respective faiths. Today, peace can be established only if all requirements of justice are met for the enemy, not only in wars against religious extremists but also in all other wars. And only such peace is long-lasting.

In the last century, two world wars were fought. Whatever the causes were, if we look

congratulated Her Majesty Queen Victoria on her Diamond Jubilee and conveyed to her the message of Islam, he specially prayed that in view of the manner in which the British Government discharges the requirements of justice with equity, may God Almighty reward it generously. So, our history shows that we have always acknowledged this justice whenever displayed by Britain and we hope that in future too, justice will remain a defining characteristic of the British Government not only in religious matter but in all respects and that you will never forget your good qualities of the past.

Today, there is great agitation and restlessness in the world. We are seeing small-scale wars erupting, while in some places, the superpowers are claiming to try and bring about peace. If the requirements of justice are not fulfilled, the conflagration and flames of these local wars can escalate and embroil the whole world. Therefore, it is my humble request to you to save the world from destruction!

Now, I will briefly mention what the teachings of Islam are to bring about peace in the world, or how peace can be established in the world in the light of these teachings. It is my prayer that to create peace in the world that those who are being addressed initially, [that is to say the Muslims,] may be able to act upon them, but it is a duty of all the countries of the world superpower or governments to act upon.

In this day and age when the world has literally shrunk to a global village in a way that could not have been imagined previously, we must realise our responsibilities as human beings and should try to pay attention to solving those issues of Human Rights that can help to establish peace in the world. Clearly, this attempt must be based on fair play and on fulfilling all the requirements of justice.

Amongst the problems of today, one problem has arisen, if not directly then indirectly, because of religion. Some groups of Muslims use unlawful attacks and suicide bombers in the name of religion to kill and harm non-Muslims including soldiers and innocent civilians and at the same time to brutally kill innocent Muslims and children. This cruel act is totally unacceptable in Islam.

Due to this ghastly behaviour of some Muslims, a totally wrong impression has developed in non-Muslim countries and as a result some parts of society talk openly against Islam, whilst the others, even though not speaking openly, do not carry a good opinion about Islam in their hearts. This has created distrust in the hearts of the people of Western and non-Muslim countries about Muslims and because of this attitude of a few Muslims, instead of the situation improving, the reaction of non-Muslims is getting worse by the day.

A primary example of this erroneous reaction is the attack on the character of the Holy Prophet of Islam (peace and blessings be on him) and on the Holy Qur'an, the Sacred Book of the Muslims. In this regard, the attitude of British politicians, whatever their party, and of intellectuals in Britain, has not been the same as that shown by the politicians of some other countries and I thank you for that. What can be the benefit of hurting such sensitivities apart from increasing hatred and dislike? This hatred spurs certain extremist Muslims into committing un-Islamic deeds which, in turn, provides further opportunity to a number of non-Muslims to air their opposition.

However, those who are not extremists and who deeply love the Holy Prophet of Islam (peace and blessings be on him), are terribly hurt by these attacks and, in this, the Ahmadiyya Jama'at (or the community) is at the forefront. Our single most important task is to show the world the perfect character of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) and the beautiful teachings of Islam. We, who respect and revere all the prophets (peace be upon them all) and believe all of them to be

A HISTORICAL ADDRESS

Delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, at the British Parliament on 22 October 2008

First of all I would like to thank all of the respected and honourable MPs, guests who have allowed a leader of a religious organisation to say a few words to you. I am most grateful to our respected MP Justine Greening from our area, who has done so much in organising this event for the sake of a small community of her constituency on the occasion of its Khilafat Centenary. That shows her greatness, open heartedness and the concern about the sentiments of every people and community in her constituency.

Although the Ahmadiyya Muslim community is a small community, it is a standard bearer and the representative of the true teachings of Islam. Nevertheless, I must say that every Ahmadi who lives in Great Britain is an extremely loyal citizen of the country and loves it; and this is because of the teachings of our prophet (peace and blessings be on him) who instructed us that love of one's country is an integral part of one's faith. The teaching of Islam has been further elaborated and emphasised by the founder of the Ahmadiyya Community whom we believe as the Promised Messiah and the Reformer of this Age.

He said by announcing his claim that God Almighty has placed two burdens upon me. One is right of God and other is God's creation. He went on to say that discharging the rights owed to God's creation was the most difficult and delicate challenge.

With reference to Khilafat, you may fear that a time may come when history repeats itself and that wars may start as a result of this form of leadership. Let me, however, assure you that although this accusation is laid against Islam, God Willing, the Ahmadiyya Khilafat will always be known as the standard-bearer of peace and harmony in the world, As well as be loyal to the country in which members reside.

The Ahmadiyya Khilafat is also here to perpetuate and continue the mission of the Messiah and Mahdi, so there is absolutely no reason to fear the Khilafat. This Khilafat draws the attention of the members of the community towards fulfilling these two obligations for which the Promised Messiah came and as a result try to create peace and harmony in the world.

Now because of the time constraints I come to the subject matter. If we survey the last few centuries impartially, we will notice that the wars over that period were not really religious wars. They were more geopolitical in nature. Even in today's conflicts and hostilities amongst nations, we notice that they arise from political, territorial and economic interests.

It is my fear that in view of the direction in which things are moving today, the political and economic dynamics of the countries of the world may lead to a world war. It is not only the poorer countries of the world, but also the richer nations that are being affected by this. Therefore, it is the duty of the superpowers to sit down and find a solution to save humanity from the brink of disaster.

Britain is also one of those countries that can and does exert influence in the developed world as well as in developing countries. You can guide this world, if you so desire, by fulfilling the requirements of equity and justice.

If we look at the recent past, Britain ruled over many countries and left behind a high standard of justice and religious freedom, especially in the sub-continent of India and Pakistan. The Ahmadiyya Muslim Community has witnessed this and the Founder of the Ahmadiyya community has greatly praised the British Government on its policies of justice and granting of religious freedom. When the Founder of the Ahmadiyya community

محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان بحیثیت نمائندہ حضور انور
معائنہ کارکنان کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے

اس موقع پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ کارکنان سے مصافحہ کرتے ہوئے
قائمقام افسر جلسہ سالانہ محترم شعیب احمد صاحب ہمراہ ہیں

خدمت خلق کے رضاکار جلسہ گاہ کے گیٹ پر چیکنگ کرتے ہوئے

محترم منیر احمد حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان صدارت کرتے ہوئے اور
محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشان ربوہ تقریر کرتے ہوئے

جلسہ سالانہ کے موقع پر مقررین حضرات تقاریر کرتے ہوئے

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/07

Vol : 29 January 2010 Issue No. 1

Monthly

MISHKAT

Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Editor: Ataul Mujeeb Lone Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105

Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph: 9878047444

Rs. 15/-

سامعین کا ایک منظر

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۹ء کے موقع پر اسٹیج کا ایک منظر